صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 27 اکتوبر 2020ء بمطابق 9 ربیع الاوّل 1442 ہجری بعد از دوپہر تین بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَوَصَّینَا الاِنسَانَ بِوَالِدَیہِ حُسنًا ؕ وَاِن جَاھَدٰکَ لِتُشرِکَ بِی مَا لَیسَ لَکَ بِہٖ عِلمٌ فَلَا تُطِعھُمَا ؕ اِلَیَّ مَرجِعُکُم فَاُنَبِّئُکُم بِمَا کُنتُم تَعمَلُونَ ○ وَالَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدخِلَنَّھُم فِی الصّٰلِحِینَ ○ وَمِنَ النَّاسِ مَن یَّقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَآ اُوذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ فِتنَۃَ النَّاسِ کَعَذَابِ اللّٰہِ ؕ وَلَئِن جَآءَ نَصرٌ مِّن رَّبِّکَ لَیَقُولُنَّ اِنَّا کُنَّا مَعَکُم ؕ اَوَلَیسَ اللّٰہُ بِاَعلَمَ بِمَا فِی صُدُورِ العٰلَمِینَ ○ وَلَیَعلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَلَیَعلَمَنَّ المُنٰفِقِینَ۔

(ترجمہ): ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے لیکن اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے (معبود) کو شریک ٹھیرائے جسے تو (میرے شریک کی حیثیت سے) نہیں جانتا تو ان کی اطاعت نہ کر میری ہی طرف تم سب کو پلٹ کر آنا ہے، پھر میں تم کو بتادوں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور جنھوں نے نیک اعمال کیے ہوں گے اُن کو ہم ضرور صالحین میں داخل کریں گے۔ لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو کہتا ہے کہ ہم ایمان لائے اللہ پر مگر جب وہ اللہ کے معاملہ میں ستایا گیا تو اس نے لوگوں کی ڈالی ہوئی آزمائش کو اللہ کے عذاب کی طرح سمجھ لیا اب اگر تیرے رب کی طرف سے فتح و نصرت آ گئی تو یہی شخص کہے گا کہ "ہم تو تمہارے ساتھ تھے" کیا دنیا والوں کے دلوں کا حال اللہ کو بخوبی معلوم نہیں ہے؟ اور اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہی ہے کہ ایمان لانے والے کون ہیں اور منافق کون۔ صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیم۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ 'کوئسچنز آور'۔۔۔۔۔

مولانالطف الرحمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی لطف الرحمان صاحب۔

رسمی کارروائی

مولانالطف الرحمان: شکریہ جناب سپیکر، آج جو پشاور کے ایک علاقے کے مدرسے میں دھماکہ ہوا ہے اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ بہت عرصے کے بعد، کافی ٹائم کے بعد یہ پشاور میں ایک بہت بڑا سانحہ ہوا ہے اور یہ جس دہشتگردی کے حوالے سے جتنی روک تھام ہوئی تھی، آج اس دھماکے نے دوبارہ ایک نئی تشویش اور خوف کی لہر پیدا کی ہے جناب سپیکر، جس میں تقریباً کوئی سات افراد شہید ہوئے ہیں اور سینکڑوں کے حساب سے اس میں زخمی ہوئے ہیں جناب سپیکر، تو میں سمجھتا ہوں ایک تو ہم اس واقعے کی جتنی بھی مذمت کر سکتے ہیں اپنی جگہ پر اور تمام ایوان اس پہ مذمت کرے گا لیکن جناب سپیکر، شہر میں اس طرح واقعہ ہو جانا اور اس کا میرے خیال میں گورنمنٹ کو یہ لینا چاہیئے اور ایک بہت بڑا ایکشن اس کے خلاف لینا چاہیئے کہ اتنے عرصے کے بعد یہ چیز کیوں واقع ہوئی ہے اور کیا وجوہات تھیں کہ جس کی وجہ سے وہ آرام سے آ کے طلباء کی بیچ میں ایک بیگ رکھ کے اور آرام سے وہ بندہ نکل گیا، یہ کیسے ممکن ہوا جناب سپیکر؟ تو ہمیں بہت زیادہ تشویش ہے اس پورے ایوان کو، پوری قوم کو کہ ایک بہت بڑا واقعہ بہت ٹائم کے بعد یہ پشاور میں دوبارہ رونما ہوا ہے جس کی ہم بھرپور انداز میں مذمت بھی کرتے ہیں اور اس کی روک تھام کے لئے اس کے بھرپور اقدامات ہونے چاہئیں۔ جناب سپیکر۔ اس طریقے سے اگر اس کو ایک واقعہ سمجھ کے ہم نے لیا تو یہ واقعات پھر بڑھتے چلے جائیں گے، اس کا روک تھام نہیں کیا تو یہ واقعات مزید بڑھیں گے جناب سپیکر۔ تو ہم تو بڑی مشکل سے اس ماحول میں گئے کہ ایک سیاسی Activities بحال ہوئی ہیں۔ سیاسی لحاظ سے جلسے لوگ کر سکتے ہیں اس میں اپنی رائے کا اظہار جناب سپیکر، کیا جا سکتا ہے۔ تو اب کیا اس حوالے سے اس طرح کے واقعات جو ہوں گے تو اس کے لئے بھی ایک مسائل پیدا ہوں گے، سیکورٹی کے مسائل پیدا ہوں گے۔ تو یہ حکومت کی ذمہ داری ہے لاء اینڈ آرڈر سیچویشن اور سیکورٹی کو ٹھیک کرنا اور سیکورٹی کو معمول پر لانا یہ حکومت کی جناب سپیکر، ذمہ داری ہے اور آنے والے ٹائم پہ ہمارے پی ڈی ایم کا جلسہ ہو گا 22 نومبر کو، تو اس کی سیکورٹی کا نظام بھی انہوں نے کرنا ہے اور سیکورٹی دینی ہے اس جلسے کو بھی۔ تو یہ اس طرح کے واقعات جو ہیں، وہ پورے ماحول کے لئے ٹھیک نہیں ہیں۔ پوری ایک جمہوری جو

ایک حکومت ہے، اس حکومت کے لئے یہ واقعات ٹھیک نہیں ہیں جناب سپیکر۔ اس پر بھرپور اقدامات جناب سپیکر ہونے چاہئیں۔ بہت بہت شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ! پہلے تو ان شہداء کے لئے دعا کرلیں اور پھر اپنی بات کرلیں۔ عنایت اللہ! پہلے دعا کریں آج جو بچے شہید ہوئے ہیں اس واقعہ میں ان کے لئے اور پھر بات کرلیں۔

(اس مرحلہ پر شہداء کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب عنایت اللہ: مجھے اجازت ہے کہ دو تین باتیں کرلوں؟

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ظاہر ہے ایک بہت بڑا واقعہ ہوا ہے تو ہم یہ چاہیں گے کہ جتنے بھی ساتھی بات کرنا چاہیں اس پہ ان کو موقع ویسے ملے۔ کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ جو 2006 سے Onword ایک سلسلہ شروع ہوا تھا، پھر 2008 سے لے کے 2014 اور 2015 تک بالکل Peak پہ پہنچ گیا اور روز دھماکے ہوتے تھے، روز ہم لاشیں اٹھاتے تھے، ایک تھوڑا سا ریلیف لوگوں کو ملا تھا کہ تین چار سال، پانچ سال ریلیف کے تھے، ریلیف لوگوں کو ملا تھا لیکن لگتا ہے کہ یہ چیزیں دوبارہ Resurge ہو رہی ہے، دوبارہ سر اٹھا رہی ہے۔ اب دیکھیں لوئر دیر کے اندر میدان میں پولیس پہ حملے ہوئے پولیس شہید ہو گئی، وزیرستان کے اندر دھماکے ہوئے سیکورٹی فورسز کے لوگ شہید ہوئے، عام لوگوں کی شہادتیں ہوئیں اور اب ایک مدرسے کے اندر حملہ ہوا ہے، ایک مدرسے کے اندر بم رکھا گیا ہے، پلانٹ کیا گیا ہے مدرسے کے اندر، تو میں اس ویڈیو کو دیکھ رہا تھا، بڑی تکلیف دہ ویڈیو ہے کہ وہ جو مدرسے کے استاد ہیں جو انچارج مولوی صاحب ہیں، مہتمم صاحب ہیں، وہ درس قرآن دے رہے ہیں، وہ بات کر رہے ہیں اور ان کی بات کے دوران دھماکہ ہو جاتا ہے، وہ چیز وائرل ہو گئی ہے چل رہی ہے، سوشل میڈیا کے اوپر چل رہی ہے۔ یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے کہ مساجد کو بھی معاف نہیں کیا جا رہا ہے، بچوں کو بھی معاف نہیں کیا جا رہا ہے اور لگتا تو یہ ہے کہ یہی چیزیں کرائی جا رہی ہیں یا ہماری سیکورٹی کی جو سیچویشن ہے، اس پہ گرفت ہماری کمزور ڈھیلی پڑ گئی ہے، یعنی ہمارے جو Law Enforcement Agencies ہیں ان کی گرفت کمزور ہو گئی ہے، یہ ان دونوں چیزوں کے اندر کوئی بات تو ہے یا کرائی جا رہی ہیں، ظاہر ہے کوئی Bigger game کا ہم، دوبارہ کوئی Bigger game اس صوبے کے اندر شروع ہو رہا ہے جس کے اندر، جس طرح ہمارے صوبے کے لوگوں نے قربانیاں دی ہیں، دوبارہ ہمیں مطلب ہے قربانی کا بکرا بنایا جا رہا ہے یا اس

صوبے کے اندر جو سیکورٹی کے ادارے ہیں Law Enforcement Agencies ہیں، وہ Complacency کا شکار ہو گئے ہیں، وہ اپنی فرائض پوری نہیں کر رہی، تب یہ کام ہو رہے ہیں۔ جو کچھ بھی ہوں لیکن ظاہر ہے ہمارے اس ایوان کی طرف سے یہ میسج اور یہ Sense جانا چاہیئے کہ ہم نے بہت زیادہ جنازے اٹھائے ہیں، بہت زیادہ شہادتیں ہوئی ہیں اور میرے خیال میں یہ ریجن مزید ان چیزوں کو Afford نہیں کر سکتا ہے۔ ہمیں امید تھی کہ افغانستان کے اندر امن کی بات ہو چلی ہے تو وہاں اگر امن قائم ہو جائے گا، امریکہ نکل جائے گا، افغانوں کے اندر ڈائیلاگ شروع ہو جائے گا، ظاہر ہے ہمارا جو اس ریجن کے اندر جو بدامنی ہے اس کا ایک Local aspect بھی ہے لیکن انٹرنیشنل بھی ہے اور پھر ریجنل بھی ہے، ریجنل یہ ہے کہ افغانستان کے اندر بے چینی ہے انٹرنیشنل یہ ہے کہ ہمارا یہ ریجن پوری انٹرنیشنل اسٹیبلشمنٹ کی سازشوں کا شکار ہے اور لوکل ہمارا اپنا بھی Discontent موجود ہے، ہمارے اس علاقے کے اندر ہمارے صوبے کے اندر Discontent موجود ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے لئے Law Enforcement Agencies کے لئے یہ بڑی سنجیدگی سے یہ چیزیں لینی چاہیئے اور ہم یہاں سے Recommend کریں گے نہ صرف یہ کہ اس دھماکے کی ہم مذمت کرتے ہیں بلکہ ہم یہ Recommend کریں گے کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ، پولیس اور چیف منسٹر صاحب اور ان کی پوری ٹیم سر جوڑ کر بیٹھ جائیں، سر جوڑ کر بیٹھ جائیں اور جتنی بھی Allied ان کے ساتھ Intelligence Agencies ہیں، Law Enforcement Agencies ہیں، وہ سر جوڑ کر بیٹھ جائیں اور اس پوری صورتحال کا جائزہ لیں کہ کیوں یہ Resurgence ہو رہی ہے۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب۔ ان کے بعد آپ کر لیں۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ۔ آج جو واقعہ پشاور شہر میں مسجد میں مدرسے میں رونما ہوا ہے، بہت تشویشناک اور ظلم سے بھرا ہوا واقعہ ہے جس میں ہمارے معصوم بچے، قوم کے نونہال خون میں نہائے گئے ہیں بلاوجہ بلاقصور۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا 2008 سے 2013 تک وہ معاملہ واپس آ رہا ہے اور یہ تو ہم کہہ چکے ہیں اور ہمارے لیڈرز صاحبان نے اور عوامی نیشنل پارٹی کے لیڈرز صاحبان بھی یہ کہہ چکے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ دہشتگرد پھر منظم ہو رہے ہیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ آپ مطلب ہے جہاں بھی وزیرستان میں جائیں، جہاں بھی جائیں، وہاں پر ٹارگٹ کلنگ، وہاں پر بم بلاسٹنگ اور یہ واقعات پھر رونما ہو رہے ہیں اور یہ مطلب اس میں

وقتاً فوقتاً روز بروز اضافہ ہو جاتا رہا ہے۔ تو کیا ہے ہماری سیکورٹی ایجنسیز اتنی کمزور ہو چکی ہیں ہماری حکومت اتنی مطلب کمزور ہو چکی ہے کہ ان کا وہ تدارک نہیں رکھتے، ایک طرف تو ان کے بلند و بانگ نعرے ہیں کہ ہم نے امن قائم کیا ہے اور ہماری حکومت نے امن اس خطے میں قائم کیا ہے اور ہم کر رہے ہیں، وہ کس قسم کا امن ہے، آخر امن اس کو کہتے ہیں کہ پھر مطلب ہے کہ اے پی ایس کا واقعہ دوبارہ آ رہا ہے۔ پھر مطلب ہے اے پی ایس میں جو ہمارے بچوں کو خون میں نہلایا گیا ہیں تو پھر آج یہاں صبح جو ہوا ہے، ہمارے بچے جو قرآن پڑھ رہے تھے، جو درس و تدریس ہو رہی تھی تو کیا ہم مساجد بھی معاف نہیں کر سکتے ہیں، ہم ان بچوں کو بھی معاف نہیں کر سکتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے، یہ میرے دوست نے کہا ہے کہ یہ کرائے جاتے ہیں یا کہ ہو رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ایسے دھماکے اور ایسے واقعات کرائے جاتے ہیں یہ نہیں ہوتے (تالیاں) یہ کرائے جاتے ہیں اور اس کی میں مثال آپ کو پیش کرتا ہوں کہ یہ اے پی ایس پر ہمارے جوڈیشل کمیشن نے ایک رپورٹ بھیجی ہے سپریم کورٹ کو اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے اس پر یہ تحریر کر کے لکھا کہ جتنے (لوگ) اس میں Involve ہیں جتنے بھی، خواہ جس ایجنسی سے تعلق رکھتے ہیں، جس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے خلاف ایکشن لیا جائے۔ ایک مہینہ ہونے والا ہے سر، کوئی ایکشن لیا گیا ہے؟ تین چھ مہینے ہیں مطلب ہے کمیشن کی رپورٹ بنائی گئی کہ ایک جسٹس آف دی ہائی کورٹ نے تیار کر کے بھیج دی اور پھر مطلب ہے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس حکم کرتا ہے کہ جتنے بھی اس میں Defaulters ہیں، ان کے خلاف آپ ایکشن لے لیں، کسی نے ایکشن نہیں لیا ایک مہینہ گزر گیا، کب تک؟ جب آپ ایکشن نہیں لیتے تو یہ واقعات ہوتے رہیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ عوام کو کیا میسج دے رہے ہیں؟ یہ ہے کہ پی ڈی ایم کا جلسہ جب کوئٹہ میں ہو رہا تھا تو وہاں پر مطلب ہے دھماکے شروع ہو رہے ہیں، یہاں پی ڈی ایم کا 22 نومبر کو جلسہ ہو رہا ہے اور ہونے والا ہے اور آج یہ واقعہ ہوا ہے یا پھر عوام کو آپ ڈرانے یا مطلب آپ کیا، مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ ہم نے کیا خطا کی ہے، ہم نے قصور کیا کیا ہے، ہمارے بچوں نے کیا قصور کیا ہے کہ ہمارے ساتھ یہ ناانصافیاں ہو رہی ہیں؟ تو سر! میں یہ اس ہاؤس سے ریکویسٹ کروں گا، آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ حکومت کو کہہ دیں کہ خدارا کب تک یہ ہمارے ساتھ زیادتیاں ہوتی رہیں گی ہمارے بچے، ہمارے شہید، ہمارا سب کچھ ہم نے کھو دیا ہے کہ کیا وجہ ہے تو اس کے خلاف حکومت کو چاہیئے کہ کوئی ایکشن لے لیں اور جو رپورٹ، یہ ہمارے اکبر ایوب صاحب ہنس رہے ہیں، ان کو مطلب ہے شرم آنی چاہیئے ایسے لوگوں کو کہ ایسے واقعات پر ہمارے منسٹر ہنس رہا ہے (تالیاں)

کیا یہ لوگ اس میں مطلب ہے اس میں ملوث ہیں، یہ ہنس رہے ہیں ہمارے بچے خون میں نہا رہے ہیں، ان کو شہید کر رہے ہیں اور ہمارے ایک منسٹر صاحب ہنس رہے ہیں۔ یہ دیکھو یہ تماشا ہے کہ ہماری ضمیر ہے یہ ہماری وہ ہمدردیاں، یہ ہماری مسلمانی ہے، یہ یہاں قوم کے نمائندے آئے ہوئے ہیں اور ہمیں رونا چاہیئے اور آپ کو زیادہ رونا چاہیئے کہ آپ کی حکومت ہے۔ آپ نے امن کے نعرے لگائے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم نے امن لایا ہے اور آپ، اس کا مطلب ہے، ہنس رہے ہیں۔ تو سر! میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ حکومت کو یہاں سے سخت انسٹرکشنز جاری کئے جائیں ان ایجنسیوں کے جو ذمہ دار ہیں ان کے خلاف ایکشن لینا چاہیئے تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جناب سردار محمد یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، انتہائی افسوس کا مقام ہے اور آج میرا خیال ہے ہماری سٹینڈنگ کمیٹی جو ہوم ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتی ہے، اس کی میٹنگ بھی تھی، اس میں متعلقہ پولیس کے جو آفیسر ہے وہ بھی آئے تھے۔ اور وہاں پر بھی یہ بات ہوئی تاہم جس طریقے سے کہ معصوم بچوں کو شہید کیا گیا ہے، جو بے گناہ، ان کا تو کوئی قصور کسی صورت میں کسی کو بھی نظر نہیں آتا اور ہونا بھی نہیں چاہیئے کہ وہ قصوروار تھے لیکن عرصے سے اس طرح ہمارے پاکستان میں، اس صوبے میں لوگوں کو دہشتگردی کے ذریعے اور اسی طریقے سے ان کو شہید کیا گیا۔ درمیان میں تھوڑا عرصہ ایک وقفہ ہوا تو کچھ سکھ کا سانس لیا تھا لیکن آج پھر یہ جو دھماکا ہوا ہے اور پشاور شہر میں ہی ہوا ہے، اتنی بڑی آبادی ہے اور یہاں پر 'لاء انفورسمنٹ' ایجنسیاں ہیں، پولیس ہے، ساری چیزیں ہیں، بہت ساری سیکورٹی ایجنسیاں ہیں اور ان کی موجودگی میں کس طرح ایک مدرسہ میں جاکر بم رکھا جاتا ہے، یہ بھی بڑی سوچنے کی بات ہے اور یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ آج پاکستان میں کئی عرصے سے جو یہ دھماکے ہوتے رہے اور حکومتیں اس کے لئے برسرپیکار رہیں لیکن افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ بے گناہ لوگوں کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے۔ APS میں جو واقعہ ہوا، اس کے بعد معصوم جو قرآن کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، جو وہاں حدیث پڑھتے ہیں، ان کا کیا جرم ہے؟ اور ان کو ٹارگٹ بنایا گیا ہے اور پھر ہماری حکومت اس وقت جب یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ یہاں امن بھی ہے اور پورے ملک میں حالات اچھے ہو گئے ہیں، اللہ کرے اچھے ہوں لیکن بڑا لمحہ فکریہ ہے ہمارے لئے اور اس حکومت کے لئے خاص طور پر ایک چیلنج بھی ہے کہ جب کبھی بھی اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں تو اس کے بعد اس پر صحیح طریقے سے کوئی انکوائری اس کے خلاف اس کے تدارک کے لئے کام

نہیں ہوتا تو پھر یہ واقعات ہوتے رہتے ہیں اور بڑی اس وقت جو بات ہوئی ہے، اب کوئٹہ میں جلسہ ہو رہا ہے، اس سے پہلے سیکورٹی کے جتنے بھی ادارے تھے، ان کی طرف سے یہ Threat آئی کہ وہاں دھماکا ہوگا۔ ان کو پہلے اگر پتہ تھا تو اس کا تدارک کیوں نہیں کیا گیا؟ ان کو کس طرح خواب آجاتی ہے یا ان کو کس طرح علم ہو جاتا ہے کہ یہاں دھماکے ہو رہے ہیں؟ جب دھماکے ہو رہے ہیں تو اس کو روکنے کے لئے آپ کو کام کرنا چاہیئے نہ کہ صرف اطلاع دینے کے لئے۔ تو اس پر سوچنا چاہیئے کہ اگر باہر سے RAW کرتی ہے یا کوئی اور ایجنسی کرتی ہے تو اس کو روکنے کیلئے ہمارے پاس گورنمنٹ ہے، 'لاء انفورسمنٹ' ایجنسیاں ہیں۔ ہمارے پاس فوج ہے، ہمارے پاس پولیس ہے، اللہ کا فضل ہے ساری چیزیں ہیں، یہ کس کام کے لئے ہیں، ان کو کیوں نہیں روکا گیا؟

<u>جناب سپیکر:</u> آسیہ بی بی! اپنی سیٹ پر جائیں، پلیز۔ ابھی اتنی سیریس ڈیبیٹ ہو رہی ہے، پلیز اپنی سیٹ پر جائیں، اپنی سیٹ پر جائیں۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> اس وجہ سے، اس کو سیریس لینا چاہیئے جی یہ ہم سب کا مسئلہ ہے یہ کوئی اپوزیشن اور حکومت کا نہیں، اس میں سارے ہی شامل ہیں، پوری قوم کا مسئلہ ہے، پاکستانی عوام کا مسئلہ ہے اور اس کے لئے ہم یکسوئی سے کام نہیں کریں گے تو یہ چیزیں ہوتی رہیں گی اور بے گناہ لوگ اسی طریقے سے شہید بھی ہوتے رہیں گے، مارے جاتے رہیں گے اور ان کا کوئی پوچھنے والا بھی نہیں ہوگا۔ تو حکومت کو اس پر Seriously سوچنا بھی چاہیئے اور عمل بھی کرنا چاہیئے اور اس کی ہم مذمت کرتے ہیں، پوری اسمبلی مذمت کرتی ہے، سارے ہی مذمت کرتے ہیں، لیکن صرف مذمت کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے اور صرف ہم دعا کر لیتے ہیں اور مذمت کر لیتے ہیں، پھر اس کے بعد اس کا کوئی حل نہیں تلاش کرتے، اس کے لئے ہم انتظامات نہیں کرتے۔ جو ذمہ دار لوگ ہیں، ذمہ دار گورنمنٹ ہے، اس کے ساتھ باقی جو ڈیپارٹمنٹس ہیں تو ان کے لئے وہ عملی طور پر قدم اٹھائیں اور اس کو روکنے کے لئے کام کریں اور جو لوگ بھی اس میں ملوث پائے جائیں تو ان کو سزائیں دی جائیں، عبرتناک سزائیں دی جائیں۔ جب تک اس طریقے سے بات نہیں ہوگی اور جو سازش اس کے پیچھے ہے، اس کی بھی انکوائری کی جائے کہ یہ کس طریقے سے رونما ہوتے ہیں اور کیوں ہوتے ہیں؟ یہاں پر اس وقت ہم پوری دنیا سے ایک مقابلہ کر رہے ہیں۔ جس طریقے سے کہ کل قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی، پاکستان نے بھی احتجاج کیا، پورا عالم اسلام احتجاج کر رہا ہے کہ جو مسلمانوں کے خلاف یہ جو سازش بھی ہو رہی ہیں اور مسلمانوں کی دل آزاری ہو رہی ہے، اس پر تو ہم سب ہی اس

وقت دکھی بھی ہیں ہر لحاظ سے۔ پھر اس کے ساتھ یہ چیزیں مسلمان ملک میں ہوں اور جہاں قرآن اور حدیث پڑھائی جارہی ہے، وہاں پر اس طرح کے واقعات ہوں تو یہ تو ہم سب کے لئے ایک چیلنج ہے، سب کے لئے اس پر، اس کے خلاف ہم نے متحد ہو کر، متفق ہو کر اس کے لئے کام بھی کرنا چاہیئے لیکن جس کے پاس وسائل ہیں، جو ذمہ دار ہیں، حکومت ہے ان کی یہ ذمہ داری بنتی ہے اور وہ انکوائری کر کے وہ ساری چیزیں سے اگاہ بھی کریں۔ تو اس کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو سردار صاحب۔ جی بلاول آفریدی صاحب۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> تھینک یو مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر آج جو واقعہ ہوا ہے دیر کالونی میں، پشاور سٹی میں، بڑے افسوس کی بات ہے اور اس کی ہم مذمت کرتے ہیں کیونکہ بڑے عرصے بعد جو ہے صرف خیبر پختونخوا میں نہیں، قبائلی جتنے بھی ڈسٹرکٹس ہیں، ساتھ میں پورے ملک پاکستان، میں امن آ چکا تھا، کراچی سے لے کر خیبر تک ہم نے امن کا پیغام دیا تھا کہ ان شاء اللہ سب قوم ایک ہے اور ہم اس ملک کو جس طرح ہم نے اپنے عوام کے ساتھ وعدے کئے تھے کہ ہم گریٹر پاکستان کی بات کرتے ہیں، گریٹر پاکستان کی جب بات آ جاتی ہے تو پھر اسی طرح ہماری عوام کا جو اتفاق و اتحاد ہے وہ مضبوط رہ جاتا ہے۔ چونکہ آج وہ واقعہ ہوا ہے، وہ بچے سارے بے گناہ تھے۔ ہماری یہ کوشش ہو گی اور ہم حکومت سے یہ ریکویسٹ کرتے ہیں اور ہماری جتنی بھی ایجنسیز ہیں، جتنی بھی فورسز ہیں، ان سے یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ خدارا، خدارا، ان جیسے واقعات کا نوٹس لینا چاہیئے اور اس کا بھرپور طریقے سے، ہمیں اس کا حل نکالنا چاہیئے اور اس پر ایک کمیٹی بنانی چاہیئے خیبر پختونخوا گورنمنٹ کو کہ ہم جو ہیں پر امن لوگ ہیں، ہم ترقی چاہتے ہیں اور ہم ایک خوشحال قوم بننا چاہتے ہیں۔ ساتھ میں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل و کرم سے اب FATA merger ہو چکا ہے، اللہ کے فضل و کرم سے وہاں پر قانون اور آئین کی Extension ہو چکی ہے۔ وہاں پر اللہ کے فضل و کرم سے سارے سیکورٹی کے جتنے بھی ادارے ہیں، وہ موجود ہیں۔ جو میسج قبائلی عوام سے آج اس اسمبلی فلور پر ہم اٹھا رہے ہیں، وہ یہ میسج ہے کہ ہم پر امن لوگ ہیں، امن سے رہنا چاہتے ہیں، تو خدارا گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ گورنمنٹ اس کی مذمت صرف نہ کرے کہ صرف مذمت کی جائے، Proper ایک کمیٹی بنانی چاہیئے، اس میں سارے سٹیک ہولڈرز ہونے چاہئیں۔ ہم بھی عوامی نمائندے ہیں، اس کمیٹی میں عوامی نمائندے بھی ہونے چاہیئں کیونکہ ہم نے وعدے جو کئے تھے اپنی عوام کے ساتھ کہ ہم اپنی سرزمین کو صاف کرنا چاہتے ہیں ان دہشتگردوں سے، ہم اپنی سرزمین کو ترقی دینا

چاہتے ہیں، اس سرزمین پر اس سے پہلے قبائلیوں نے قربانیاں دی ہیں۔ تو خدارا، خدارا یہ واقعات اور ہو جائیں یا بڑھ جائیں تو خدارا یہ ہم ریکویسٹ کرتے ہیں گورنمنٹ کو کہ جتنا جلدی ہو سکے اس پر کمیٹی بنائی جائے اور اس کا حل نکالا جائے سارے سٹیک ہولڈرز کے ساتھ بیٹھ کر۔ میں آخر میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جو ہمارے ہیلتھ منسٹر صاحب ہیں، ان کو فوراً ایل آر ایچ میں جانا چاہیئے اور وہاں پر جو Injured ہیں وہاں پر جو Patients ہیں جو Injured ہو چکے ہیں ان کا پتہ کرنا چاہیئے اور ایک سپیشل پیکج دینے کا اعلان کرنا چاہیئے حکومت کو تاکہ وہ غریب لوگ ہیں، وہ صرف خیبر پختونخوا کے بچے نہیں تھے بلکہ اس ملک کے بچے تھے، اس پاکستان کے بچے تھے۔ تو خدارا ہماری گورنمنٹ کو جو ہے یہ ساری چیزیں جو ہیں، یہ بڑے طریقے سے اور حل کرنے کا جو ہے Solution نکالنا چاہیئے۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب فضل الٰہی</u>: جناب سپیکر! میرے حلقے کا واقعہ ہے۔ میں ایک دو منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی فضل الٰہی صاحب۔

<u>میاں نثار گل</u>: جناب سپیکر مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس واقعہ کے حوالے سے؟

<u>میاں نثار گل</u>: جی جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: میرے خیال میں آگے 'کوئسچنز آور' ہے، پھر ریزولیوشن آئے گی پھر کچھ لوگ اس وقت بات کر لیں گے ریزولیوشن پر ورنہ پھر یہ سارا ٹائم، Order of the day بھی ہے اور آپ ہی لوگوں کا بزنس ہے تو یہ Important تھا اس کو میں اس لئے پہلے ذرا ڈسکشن لے لی ہم نے اس پر۔ جی فضل الٰہی صاحب۔

<u>جناب فضل الٰہی</u>: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! یہ جو واقعہ ہوا ہے یہ میرے حلقے PK-79 میں ہوا ہے۔ یہ جو علاقہ ہے یہ انتہائی غریب علاقہ ہے اور یہاں پر سارے مزدور کار اور غریب لوگ رہتے ہیں۔ یہاں پر جو عام، جب بھی کوئی حادثہ ہوتا ہے اس کے لئے جو وہاں پیکج ہوتا ہے۔ میرے خیال میں اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جانی چاہیئے۔ اس کی وجہ Main یہ ہے کہ یہ انتہائی غریب لوگ ہیں۔ جب دھماکا ہوا تو میں اپنے حجرے میں موجود تھا تو وہاں پر جا کر میں نے دیکھ لیا تو کسی کا ہاتھ نہیں، تو کسی کا پاؤں نہیں اور کوئی معذور ہو گیا۔ یہ انتہائی غریب لوگ ہیں، جیسا کہ میرے بھائیوں نے کہا، اسی طرح جی میں بھی

ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہیلتھ منسٹر صاحب ہمیں ساتھ لے کر اور کمیٹی بنائی جائے اس کے لئے، ان کے لئے جو تین ہاسپیٹلز میں یہ Patients ابھی پڑے ہوئے ہیں جو کہ انتہائی نازک حالت میں ہیں اور یہاں پر تو ایک ایل آر ایچ کی میں بات کروں گا کہ افسوس کی بات بھی ہے کہ یہاں پر، پاکستان بننے سے پہلے یہ بنا ہوا ہے اور اس میں ایک ایکسرے مشین ہے اور وہاں پر آج جو ہم ذلیل اور خوار ہوئے ہیں، کبھی زندگی میں نہیں ہوئے ہیں۔ تو اس لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ایک کمیٹی بنائی جائے کیونکہ یہ ایل آر ایچ یہ پورے صوبے کا ہاسپٹل ہے۔ اگر یہ پورے صوبے کا ہاسپٹل ہے تو اس کے لئے جو کمیٹی میں کہتا ہوں سپیکر صاحب! وہ اس لئے بنانی چاہیئے کہ وہاں پر جائیں اور پورے صوبے کے، ہر وارڈ میں، تمام جتنے بھی 37 ڈسٹرکٹس ہیں وہ ان کے Patients اس میں پڑے ہوئے ہیں، وہ مریض ادھر پڑے ہوئے ہیں۔ تو ان کے لئے وہاں پر جو سی سی یو ہے وہ ایک ہے، آئی سی یو ہے وہ ایک ہے۔ تو وہ اس ایمرجنسی حالت میں جبکہ پورے صوبے کے مریض یہاں پر آتے ہیں تو ان کے لئے چاہیئے کہ کم از کم آئی سی یو، سی سی یو کی ایک الگ بلڈنگ ہونی چاہیئے وہاں پر تاکہ اس طرح کے جو واقعات ہیں، وہ جلد از جلد Patient کو ریلیف دیا جائے۔ تو میری ریکویسٹ ہے جتنے بھی میرے بھائی ہیں، جتنے بھی میرے دوست یہاں پر آنریبل ممبرز ہیں، ان سے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ صرف میرا نہیں ہے ایل آر ایچ، یہ پورے صوبے کا ہے۔ کوئی بھائی میرے ساتھ اختلاف کرتا ہے تو میرے سامنے آکر بات کرلے کہ یہ نہیں ہے تو میں آپ کو ابھی لے کر جاتا ہوں، سپیکر صاحب! آپ کو لے کر جاتا ہوں کہ وہاں پر، یہ صوبے کے ساتھ ظلم ہے نہ کہ صرف پشاور کے ساتھ۔ تھینک یو جی السلام وعلیکم۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب بابر سلیم سواتی:</u> جناب سپیکر! ایک دو منٹ کے لئے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اسی موضوع پر؟

<u>جناب بابر سلیم سواتی:</u> جی جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں اس کو اب وائنڈاپ کرتے ہیں اور آگے چلتے ہیں۔ Order of the day، اس میں پوائنٹ آف آرڈر پر کوئی اور بات ہے تو کرلیں۔ اس پر کافی ڈسکشن ہو گئی ہے۔ اب شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ واقعی آج انتہائی دکھ اور افسوس کا دن ہے کیونکہ بڑے عرصے بعد اے پی ایس کے بعد بچوں کو ٹارگٹ کیا گیا ہے اور یہ انتہائی بزدلانہ حرکت اور جس طرح میرے بھائیوں نے اس کی مذمت کی، پوری قوم اور پورا پاکستان اس کی مذمت کر رہا ہے۔ جناب سپیکر، کچھ دنوں پہلے NACTA کی طرف سے بھی اس کی Threat جاری ہوئی تھی اور اس کی وجہ سے شہر کے وہ تمام علاقے جو حساس Declared ہوئے تھے، ان سب کو سیکورٹی فراہم کی گئی لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ جو دہشتگرد ہوتے ہیں، ان کی اپنی حکمت عملی ہوتی ہے اور وہ جو سافٹ ٹارگٹس دیکھتے ہیں اور سافٹ ٹارگٹ کر کے وہ اپنا جو مقصد ہے وہ Achieve کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ بھی ایک سافٹ ٹارگٹ ہوا اور بے گناہ معصوم بچوں کو نشانہ بنایا گیا۔ جناب سپیکر، اس کے پیچھے ایک وہ بھی ہے کہ کچھ عرصے سے آپ دیکھ رہے ہیں کہ افغانستان میں جو بہت بڑی دہشتگردی یا بہت بڑے جو حالات خراب ہوئے، وہ ایک امن کی طرف جا رہے تھے۔ اسی طرح ہمارا جو Ex-FATA تھا، وہ Merge ہوا۔ اس کے بعد پاکستان میں ایک امن کی فضاء قائم ہوئی، CPEC اپنی کامیابی کی طرف بڑھنے لگا اور یہ امید پیدا ہوئی کہ پاکستان اور Specially خیبر پختونخوا ایک تجارتی Hub بننے جا رہا ہے، لوگ Investment کے لئے دیکھ رہے ہیں اس طرف اور جو CPEC کی کامیابی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ایک گیم چینجر کے طور پر خطہ سامنے آ رہا ہے لیکن جس طرح اس کو ٹارگٹ کیا گیا اور جو ایک میسج دینے کی کوشش کی گئی، اس کے امن کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی بزدلانہ حرکت ہے اور اس پر آج بھی جب یہ واقعہ ہوا اس کے فوراً بعد وزیر اعلیٰ محمود خان نے باقاعدہ ایک اعلیٰ سطح میٹنگ جو ہے کال کی اور اس میں تمام چیزوں کا جائزہ بھی لیا گیا اور جو یہ واقعہ ہے Specifically اس کی پوری انکوائری ہو رہی ہے۔ اس لئے کہ اس کا جاننا بہت لازمی ہے کہ یہ کون تھا، کہاں سے آیا ہے، کس طرح بیگ وہاں پہنچا، کس طرح معصوم بچوں کو ٹارگٹ کیا گیا؟ یہ سارے محرکات جو ہیں یہ جاننا ضروری ہے تاکہ ہم فیوچر میں اپنی حکمت عملی مؤثر طور پر بہتر کر سکیں اور یہ واقعہ ہوا ہے اس کے بعد از سر نو سیکورٹی کا جائزہ بھی لیا جا رہا ہے، کچھ فیصلے ہوئے ہیں، بڑے Important فیصلے ہوئے ہیں لیکن سیکورٹی کے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں یہاں نہیں بتا سکتا لیکن یہ کہ انتہائی سخت قسم کے وہ جو ہیں وہ بنائے جا رہے ہیں تاکہ آئندہ اس طرح کے واقعات رونما نہ ہوں جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے، دہشتگردی کافی حد تک ختم ہوئی کافی حد تک امن آیا، سیکورٹی اداروں کی بہت بڑی قربانی اس میں تھی، ہماری پولیس نے، پاک فوج نے لیکن ہم یہ نہیں

کہہ سکتے جناب سپیکر، کہ ہمارا دشمن ختم ہوا یا پاکستان کا دشمن ختم ہوا یا ہم یہ کہتے ہیں کہ Totally دہشتگردی ختم ہوئی۔ ابھی بھی کچھ ایسے وہ ہیں جن کے خلاف کارروائیاں ہورہی ہیں آپ دیکھ رہے ہیں وزیرستان میں، دوسرے علاقوں میں روزانہ ہمارے فوجی جوان وہاں شہید ہورہے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ وہاں ابھی بھی کچھ پیکٹس ہیں جن پہ کارروائیاں ہورہی ہے اور پوری کوشش ہورہی ہے کہ اس کا خاتمہ کیا جائے۔ جناب سپیکر، چونکہ اس کا مذہب سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے دہشتگردی کا، جس طرح APS اور پھر اس کے بعد مدرسے کے بچوں کو، تو اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کوئی مذہبی وہ نہیں ہے، نہ اس کا مذہب سے کوئی تعلق ہے، یہ Purely دہشتگردی ہے اور اس سے نمٹنے کے لئے جس قسم کے بھی اقدامات اٹھانے پڑیں، ان شاء اللہ اٹھائیں گے۔ پوری قوم کو باور کرانا چاہتے ہیں کہ یہ پہلے بھی قربانی دی ہے، اس قوم نے بھی دی ہے ہماری افواج نے بھی دی ہے، ہماری فورسز نے بھی دی ہے اور ان شاء اللہ امن لوٹانے کے لئے دوبارہ یہ قربانیاں ہم دیں گے ان شاء اللہ اور ساتھ ساتھ جس طرح پہلے کمر توڑ دی تھی دہشتگردوں کی جناب سپیکر، ان شاء اللہ اسی طرح ان کا پیچھا کریں گے اور پوری کوشش کریں گے کہ جو یہاں امن قائم ہوا ہے، اس امن کو ہم برقرار رکھ سکیں اور جو ترقی کا خواب دیکھا ہے اس خطے میں، اس کو ہم پورا کرسکیں۔ جناب سپیکر، بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ شوکت صاحب۔ 'کونسچنز آور' جی۔

وزیر محنت وثقافت: چونکہ جو واقعہ ہوا، میں فوراً وہاں پہنچا تھا، مدرسے میں بھی گیا، لوگوں سے بھی ملا انتہائی تکلیف دہ صورتحال دیکھی اس کے بعد جناب سپیکر، جوانہوں نے بات کی، تیمور جھگڑا جو ہے وہ وہاں پہ پہنچا، ہاسپیٹل میں پوری نگرانی کرتے رہے جب تک تمام بچوں کو Treatment ملی اور یہ Already وزیراعلیٰ صاحب اس کے احکامات بھی جاری کرچکے ہیں اور ابھی تھوڑی دیر پہلے جو سیکرٹری ہیلتھ تھے، انہوں نے آ کے رپورٹ بھی پیش کی کہ جتنے بچے تھے، ان سب کو طبی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ، یہ آپ کی بھی ذمہ داری ہے، آپ کا حلقہ ہے آپ وہاں موجود رہیں۔ آپ کی حکومت ہے جس قسم کی بھی ضرورت ہوگی ان شاء اللہ ہم فراہم کریں گے کوئی اس میں کوتاہی نہیں ہوگی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی فضل الہیٰ صاحب۔

جناب فضل الٰہیٰ: جناب سپیکر یہ جو ایل آر ایچ ہے، یہ پورے صوبے کا ہے۔ میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس میں دیکھیں ایک سی سی یو ہے، ایک آئی سی یو ہے، اس میں ایک میں دس Beds ہیں دوسرے میں چھ Beds ہیں تو اگر اس طرح کے ایمرجنسی حالات ہوں تو کیسے Cover ہو سکتا ہے یہاں پر؟ یا تو ایسا کیا جائے ایک قانون ادھر سے ہم پاس کرتے ہیں کہ صرف اور صرف ضلع پشاور کے مریض یہاں پہ آئیں گے پورے صوبے سے نہیں آئیں گے تو پھر تو یہ بات ٹھیک ہے، اگر نہیں ہے تو پھر جہاں پر جو ہے نا سی سی یو کے لئے بھی ایک بلاک ہونا چاہیئے، آئی سی یو کے لئے بھی ایک بلاک ہونا چاہیئے۔ یہ تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کی کمیٹی بنائی جائے اور اس پر جو ہے یہاں پر اعلان کریں کیونکہ یہ روزانہ یہاں پہ ہم اپنے بچوں کے ٹکڑے اب بوریوں میں ڈال کر نہیں لے جا سکتے تو میری ریکویسٹ ہے کہ یہ ایل آر ایچ میں، میں چیلنج کرتا ہوں یہ ایل آر ایچ پورے صوبے کا ہے، پورے صوبے کا ہے، پورے صوبے کا ہے جی۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب! ان کا یہ پوائنٹ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو پہنچا دیں۔ فضل الٰہیٰ صاحب کہہ رہے ہیں یہ پوائنٹ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو پہنچا دیں۔

جناب فضل الٰہیٰ: ہاں جی بالکل پہنچائیں، نہیں ادھر اعلان کریں اور ایک کمیٹی بنائی جائے اپوزیشن کے بھی ممبرز ہوں حکومت کے بھی ممبرز ہوں اس میں۔

وزیر محنت وثقافت: فضل الٰہیٰ صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ میں (مداخلت) دیکھیں یہ۔۔۔۔

جناب ظفر اعظم: سر! مجھے بات کرنی ہے اس پر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ آپ۔۔۔۔

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر! جو بات انہوں نے کی، لیڈی ریڈنگ ہسپتال کوئی آج سے تو نہیں بنا ہے نا، اس کی جو Facilities ہیں، یہ وہ ہسپتال ہے جس نے میں سمجھتا ہوں کہ اتنی بڑی بڑی Casualties دیکھی ہیں اور یہاں روز دھماکے ہوتے تھے جناب سپیکر، ہر جمعہ کو لوگ سوچتے تھے کہ کہاں دھماکہ ہوگا اور بڑی بڑی Casualties کو اس ایل آر ایچ نے اٹھایا، آج بھی اللہ کے فضل سے ٹھیک ہے یہ Panic تو ہوتی ہے ظاہر ہے جو بچہ زخمی ہوتا ہے کون دیکھ سکتا ہے اس کو Panic ہوتی ہے لیکن صحیح طور پہ Treat کیا گیا صحیح طور پہ ان کو Adress کیا گیا جناب سپیکر، میں اپنے بھائی کو باور کرانا چاہتا ہوں ان شاء اللہ کہ ایل آر ایچ میں یا دوسرے ہاسپیٹل میں تمام ہاسپیٹلز کے اندر ایمرجنسی صبح سے نافذ کر دی گئی تھی، یہ جہاں لے

جانا چاہتے ہیں جہاں یہ کہنا چاہتے ہیں جس قسم کی Facilities مانگنا چاہتے ہیں ہم دینے کے لئے تیار ہیں ان شاء اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: Okay let's go to the order of the day, 'Questions hour': Question No. 8040, Mohtarama Shagufta Malik Sahiba, 8040-----

(Interruption)

جناب سپیکر: میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر بعد میں دے دوں گا، ظفر اعظم صاحب! یہ ختم کر لیتے ہیں پھر میں پوائنٹ آف آرڈر دوں گا۔ جی شگفتہ ملک صاحبہ، 8040۔

* 8040 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن نے UNFPA کیساتھ معاہدہ/ایم او یو سائن کیا تھا؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن کو پراجیکٹ کی تکمیل تک دفتری استعمال کے لئے گاڑیاں فراہم کی گئی تھیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کل کتنی گاڑیاں فراہم کی گئی تھیں، ان گاڑیوں کی رجسٹریشن نمبر اور جن حضرات کے زیر استعمال رہیں، ان کا نام عہدہ اور دفتری / سرکاری استعمال کے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) UNFPA پراجیکٹ میں دو گاڑیوں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ گاڑی نمبر ADD-903 (ٹویوٹا کرولا 2017) میں سے ایک محترمہ آمنہ درانی، پروگرام ڈائریکٹر، کے پی سی ایس ڈبلیو Pick & Drop کے ساتھ ساتھ سرکاری دوروں اور دیگر منصوبوں کی سرگرمیوں کے لئے استعمال کیا۔ دوسری گاڑی نمبر AJW-348 (ہونڈا سوک 2018) محترمہ نیلم تورو، سابق چیئرپرسن، KPSCW نے Pick & Drop کے لئے استعمال کیا۔ ان گاڑیوں کی ادائیگی اور آڈٹ کے مقصد کے لئے UNFP لاگ بک کو برقرار رکھتی تھی۔

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب! میں اپنے سوال سے پہلے-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! آج بہت افسوس ناک واقعہ ہوا ہے یہ کوئی عام واقعہ نہیں ہے، بہت دکھ کی بات ہے بلکہ یہ ایک Black day ہے کشمیر کے حوالے سے، 'کونسیجز آور' بعد میں بھی ہو سکتا ہے، میں سمجھتی ہوں کہ اس پر بات ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: کر لیں گے Black day کے اوپر بھی بات کرواتے ہیں، ہر Point important ہی ہوتا ہے۔ 8040، شگفتہ ملک صاحبہ۔ (مداخلت) آپ کو میں ٹائم دوں گا، اس کے لئے آپ کو Rules relax کرانے ہوں گے پھر اس وقت کریں گے۔ جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب! میں سوال سے پہلے صرف یہاں پہ جو بہت ہی افسوس ناک واقعہ ہوا ایک تو نہ صرف ہم شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں لیکن حکومتی جو ہمارے اور ریاستی ادارے ہیں ایک سوالیہ نشان یہ ہے کہ جب تک آپ نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد نہیں کریں گے تو میرے خیال میں اس طرح کے واقعات جو ہیں وہ ہوتے رہیں گے، تو ایک تو اس چیز کو سنجیدہ لینا چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو شہداء ہیں ان کے لئے پیکج کا اعلان کرنا چاہیئے اور جو زخمی ہیں ان کی عیادت بہت ضروری ہے۔ ایک اس کے حوالے سے سر! جو سوال میرا ہے اس میں جو ڈیٹیل میں نے مانگی تھی، وہ نہیں ہے اور یہ جو وومن کمیشن ہے اس پہ بار بار سر! میں نے آپ کو بھی کہا تھا کہ فروری سے لے کر ابھی تک اس وومن کمیشن کو مکمل نہیں کیا جارہا اور وہ بھی مجھے معلوم ہے کہ کیوں نہیں کر رہے اور سر، بہت زیادہ ایشوز ہیں منسٹر صاحب کو Already اس کے بارے میں علم ہے Even کہ جو سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ ہے، ان سے بھی وہ Onboard نہیں ہے اور وومن کمیشن وہ اپنے ذریعے سے مختلف آرگنائزیشنز کے ساتھ MoU sign کرتا ہے اور وہ MoU sign کر کے وہ ان کو جو گاڑیاں دیتے ہیں، جو مراعات دیتے ہیں تو اس حوالے سے جس کام کے لئے دیتے ہیں وہ کام نہیں ہوتا بلکہ اپنے ذاتی Pick and drop کے لئے یہ گاڑی استعمال کی جاتی ہے۔ تو میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گی کہ یہ کمیشن جس چیز کے لئے بنایا گیا تھا Unfortunately اس پہ عملدرآمد نہیں ہو رہا تو اس کو Kindly آپ کمیٹی میں ریفر کریں۔

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ! سپلیمنٹری۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب! میں مشکور ہوں شگفتہ ملک کی کہ انہوں نے اہم پوائنٹ، یہاں پہ اتنا اہم سوال لے کر آئیں۔ میں ان کو بالکل Second کرتی ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ وومن کمیشن ابھی کمپلیٹ نہیں ہے لیکن ہم نے بھی یہاں پہ انتہا کر دی ہے کہ ہم جب تک وومن کمیشن کمپلیٹ

نہیں ہوتا لیکن ہمارے بعض ممبران جو ہیں ان کو بلاتے ہیں، کبھی بھوربن بلا لیتے ہیں کبھی کہاں بلا لیتے ہیں تاکہ اس پہ بات ہی نہ ہوسکے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک ایک بندے کے پاس چار چار گاڑیاں ہیں اور وہ مختلف MoU sign کر کے وہاں سے وہ فنڈنگ لیتے ہیں، اس فنڈ کا بھی کچھ پتہ نہیں چلتا کہ وہ فنڈ جاتا کہاں ہے؟ ایک ایک بندے کی تنخواہ چار چار لاکھ روپے ہیں جناب سپیکر صاحب، ہم Law maker ہیں لیکن ہماری وہ تنخواہ نہیں ہے جو کہ وومن کمیشن کے لوگوں کی اور خاص طور پہ وومن کمیشن کی جو چیئرپرسن ہے یا جو بھی ہے، ان کی تنخواہ کو دیکھیں، ان کے پاس تین تین چار چار گاڑیوں کو دیکھیں Fuel کو دیکھیں اور پھر بھوربن میں اور دوسرے سیاحتی مقامات پہ ہمارے ایم پی ایز کو ساتھ لے جاکر صرف ان کو یہ لالچ دی جاتی ہے کہ وہ اس پہ بات نہ کریں اور بات یہ ہے کہ کیونکہ کوسچنز وہ زیادہ لاتی ہیں تو ان کو بھی کہا جاتا ہے کہ میں تو آپ کو وومن کمیشن میں اس لئے نہیں لوں گی کہ آپ بہت زیادہ بولتی ہیں جناب سپیکر صاحب، ہم یہاں پہ لاء کے لئے بولتے ہیں ہم کوئی اپنے فائدے کے لئے نہیں بولتے ہیں۔ تو اس پہ میں منسٹر صاحب سے آپ کے توسط سے یہ ضرور درخواست کروں گی کہ جب نامکمل وومن کمیشن ہے تو اس کو کوئی اجازت نہیں ہے کہ وہ جاکے اور بھوربن میں جو ہے تو وہ جاکے سیر کرتے پھریں اور اس کا Output جو ہے تو ہمارا مطلب Women empowerment سے ہے ہمارا یہ نہیں ہے کہ ہم بھوربن میں جاکے وہاں کی سیر کریں اور وہاں پہ رہائش کریں اور وہاں پہ ایم پی ایز کو صرف یہ کہہ دیں کہ آپ آجائیں اور اس میں شرکت کر لیں۔ میں اس پہ سخت احتجاج بھی کرتی ہوں اور سخت اس چیز کی مذمت بھی کرتی ہوں۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker</u>: Hisham Inamullah Sahib! Minister for Social Welfare respond, please.

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود)</u>: تھینک یو جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں شگفتہ بی بی اور نگہت اورکزئی صاحبہ کو یہ کہوں گا کہ Women empowerment is the focus of the current government اور We are very serious in taking it forward. جہاں تک بات ان کے کوسچن کی تھی، انہوں نے کہا کہ ان کا جو اعتراض تھا وہ ایک MoU کے نیچے جو گاڑیاں ملی تھیں وومن کمیشن کو اس پہ تھا، UNFPA اور Women Commission کا ایک MoU ہوا تھا جس میں انہوں نے ڈیٹیل مانگی تھی یہ کہ کونسی گاڑیاں Use ہوتی ہیں اور کس لئے Use ہوتی ہیں؟ تو میں ان کو بتاتا چلوں کہ وہ ڈیٹیلز جو دو گاڑیوں کی ڈیٹیلز تھیں وہ ہم نے دی تھی جو دو ایک ہمارے پراجیکٹ ڈائریکٹر تھیں آمنہ درانی صاحبہ ایک گاڑی کو وہ Use کرتی تھیں جو کہ پراجیکٹ کی ڈائریکٹر تھیں

اور دوسری جو ہماری چیئر پرسن تھی سابقہ نیلم طورو صاحبہ، وہ Use کرتی تھیں اس گاڑی کو لیکن اگر اس کے علاوہ پھر بھی ان کو کوئی اعتراض ہے تو Most welcome ہم بالکل کمیٹی میں لے جانے کے لئے میں تیار ہوں، اگر ان کو کوئی اعتراض ہے۔ جہاں تک وومن کمیشن کی بات ہے وومن کمیشن کی جو Headhunting کی Activity تھی، وہ ہم نے کی تھی CVs ابھی سکروٹنی کے سٹیج میں ہیں، Scrutinize کر رہے ہیں اور اس کے بعد We want to ensure کہ We have the right person for the right job تو اس میں ہم لگے ہوئے ہیں ان شاء اللہ Within two weeks وومن کمیشن کی جو سیٹیں خالی ہیں، وہ ہم بھر دیں گے۔ ان شاء اللہ This is my commitment, thank you.

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے جی۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> جی کمیٹی میں ریفر کر دیں منسٹر صاحب نے Already کہہ دیا ہے کیونکہ Already میرے کوئسچنز ہیں اس پہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> کمیٹی میں ریفر کر دیں؟

<u>وزیر سماجی بہبود:</u> بالکل سر! کر دیں۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> تھینک یو جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question No 8040 may be referred to the concerned committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Question No 8040 is referred to the concerned Committee. 8135 Janab Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib. Answer is taken as read, supplementary, please.

* 8135 _ <u>سردار اورنگزیب:</u> کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2014-15,2015-16,2016-17 اور 2018-19 کے دوران معذور افراد کے لئے فنڈز دیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے معذور افراد کو کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے، تمام فنڈز کی تفصیل ضلع وار سالانہ کی بنیاد پر فراہم کی جائے؟

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) i۔ 15-2014 میں محکمہ سماجی بہبود نے 10122 درخواست گزار معذور افراد میں پانچ ہزار روپے کے حساب سے 50673659روپے تقسیم کئے اور 3072 خصوصی بچوں میں 3000روپے کے حساب سے 92,16000روپے تقسیم کئے (ضلع وائز تفصیل منسلک ہے)۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

ii۔16-2015 میں حکومت کی طرف سے دی گئی رقم محکمہ سماجی بہبود کو جون کے آخر میں دی گئی جس پر عملدرآمد مشکل تھااور امداد نہیں دی گئی۔

iii۔ 17-2016 میں محکمہ سماجی بہبود نے 5828 درخواست گزار معذور افراد میں 291,40,000 روپے تقسیم کئے اور 3466 خصوصی بچوں میں 3000روپے کے حساب سے 1,045,58000 روپے تقسیم کئے (ضلع وائز تفصیل منسلک ہے)۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

iv۔18-2017 میں محکمہ خزانہ کی طرف سے مالی امداد کی ادائیگی کی مد میں رکھی گئی رقم محکمہ سماجی بہبود کو نہیں ملی۔

v۔19-2018 میں حکومت کی طرف سے 2,97,00,000 روپے دی گئی رقم محکمہ سماجی بہبود کو جون کے آخر میں دی گئی جس کی تقسیم پر عملدرآمد کرنا مشکل تھااور معذور افراد کوامداد نہیں دی گئی۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے سوال پوچھا تھا کہ آیا یہ درست ہے سال-2014 17-15,2015-16,2016اور 19-2018 کے دوران معذور افراد کے لئے فنڈز دیا گیا ہے۔محکمے نے جواب دیا ہے کہ 15-2014 میں فنڈز دیا اور اس کی تعداد بھی انہوں نے بتائی ہے لیکن 16-2015 میں حکومت کی طرف سے دی گئی رقم محکمہ سماجی بہبود کو جون کے آخر میں دی گئی جس پر عملدرآمد مشکل تھا۔ سپیکر صاحب، دی گئی لیکن عملدرآمد مشکل تھا16-2015 میں اور پھر اس کے بعد 18-2017 میں محکمہ خزانہ کی طرف سے مالی امداد کی مد میں رکھی گئی رقم محکمہ سماجی بہبود کو نہیں ملی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Order in the House, please.

<u>سردار اورنگزیب:</u> تو یہ دو سال جو معذور افراد کو تین ہزار یا پانچ ہزار روپیہ ملتا ہے سپیکر صاحب، اگر دو سال جو انہیں نہیں ملے ہیں تو یہ ذرا محکمہ کی کارکردگی کو بھی دیکھا جائے اور منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ اس مہنگائی کے دور میں جب آٹا پینتیس روپے سے ستر روپے کلو کو پہنچ گیا، دو سالوں میں چینی 52 روپے سے ایک سو دس روپے کلو کو پہنچ گئی تو ان معذور افراد جو بے سہارا تھے، بے آسرا تھے انہیں دو سال جو امداد نہیں ملی جو ان کا حق تھا، حکومت ان کو دینے کی پابند تھی کیوں نہیں دی گئی اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب جی خوشدل خان صاحب سپلیمنٹری۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: تھینک یو مسٹر سپیکر! سر اس میں ہمارے معزز ساتھی نے پانچ سالوں کے بارے میں پوچھا ہے حکومت سے اور یہ پانچ سالوں کے میرے تین، دو کا جواب دیا ہے کہ ان میں تقسیم کیا ہے اور تین کا تقسیم نہیں کیا جس طرح میرے ساتھی نے فرمایا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے میں منسٹر صاحب سے یہ سوال پوچھوں گا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں یہ لیٹ مل گئے تو کیوں لیٹ مل گئے آیا آپ نے اس کا مطلب ہے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے کوئی پوچھ گچھ کی ہے اور اگر آپ نے ان کو لیٹ دے دیا اور آپ تقسیم نہ کر سکے تو پھر کیوں مطلب ہے آپ تقسیم نہ کر سکے، آپ ان کے لئے Mentally تیار نہیں تھے، وہ ٹائم نہیں تھا وہ فنڈ lapse ہو گیا یا آپ نے Surrender کر لیا کیونکہ یہ تو ان غریبوں کے فنڈز ہیں ان کے حقوق ہیں جن کے لئے مطلب ہے ہماری اسمبلی نے اس کو منظور کیا، پاس کیا اور پھر آپ لوگوں کی غفلت کی وجہ سے، آپ کی Inefficiency کی وجہ سے وہ فنانس والے آپ کو صحیح ٹائم پر ریلیز نہیں کرتے ہیں، اگر وہ نہیں کرتے کیوں نہیں کرتے، کیا وجہ سے کیا Hurdle ہے، بتا دیں اس ہاؤس کو بتائیں کہ کیا Hurdle ہے جب ہم نے یہاں سے منظوری دے دی اور پھر فنانس والے اس میں نکتے نکالتے ہیں تو کیا اور پھر جب آپ کو دے دیا گیا تو پھر آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی مطلب ہے کیا Efficiency ہے کہ آپ نے End time اس کو تقسیم نہیں کیا اور تین سال آپ ان معذوروں کو، ان بے کسوں کو محروم رکھا اس سے مطلب ہے وظیفے سے۔ سر! اگر آپ اس کا یہ دیکھ لیں ایک پیج انہوں نے Ammexure attach کیا ہے، اس میں Provincial disability and gender wise registered data upto 31st July 2020 سر، اگر اس میں دیکھیں تو یہ تقریباً ایک لاکھ 45 ہزار 405 بندے، بچے اس میں شامل ہیں، اس میں فیمیل شامل ہیں، اس میں میل شامل ہیں جو Disabled ہیں جو اپنے لئے اچھے طریقے سے مطلب ہے روزی نہیں کما سکتے وہ دوسروں کے محتاج ہوتے ہیں تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ کیا آپ کی حکومت نے یا آپ کے ڈیپارٹمنٹ اس کے لئے کیا کریں گے ؟ یہ تو آبادی کا ایک بڑا حصہ ہے ایک لاکھ ہیں، 45 ہزار ہیں تو کیا Permanent آپ کے پاس کوئی Mechanism ہے، کوئی آپ نے اس کے لئے سوچا ہے کہ ان لوگوں کی Rehabilitation کس طرح کریں گے، ان لوگوں کو کس طرح ہم جو ان کی زندگی ضروریات ہیں کس طرح آپ پورا کریں گے آپ نے کیا اس کے لئے اقدامات اٹھائے ہیں، تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، سپلیمنٹری پلیز۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ سوال جو آیا ہے اس سے ایک ہفتہ پہلے ہمارے کرک ضلع میں جتنے بھی معذور تھے انہوں نے ایک استقبالیہ بنایا ہوا تھا اور کہا تھا کہ ہماری یہ بات آپ اسمبلی میں پہنچا دیں۔ آج اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے، ان کی یہ ڈیمانڈ ہے کہ ہم معذور لوگ ہیں ہمارا کوئی بھی آسرا نہیں ہے حکومت جو پیسے ہمیں دیتی ہے یا جو رجسٹریشن ہمارا کرواتی ہے تو ہم اس دفتر میں جب آتے ہیں تو اتنا خرچہ ہمارا ہو جاتا ہے کہ جتنے پیسے ہمیں ملتے ہیں مطلب تین ہزار روپے دے رہے ہیں تو ہزار پندرہ سو روپے آنے جانے میں ہمارے خرچ ہو جاتے ہیں اور اس کے علاوہ ہمارا ڈیٹا وہی معذور تنظیم، ظفر اعظم صاحب اس میں موجود تھے کہ وہ کہہ رہے تھے کہ ہم صرف تحصیل تخت نصرتی میں بتا سکتے ہیں کہ سات ہزار لوگ ہم معذور ہیں اور ہماری کرک میں تقریباً تین تحصیلیں ہیں، ان کی رجسٹریشن بھی صحیح طریقے سے نہیں کروائی جاتی، ان کو سکالرشپ بھی نہیں ملتا۔ جناب سپیکر، انہوں نے مجھ سے یہ وعدہ لیا تھا اور میں وہ وعدہ آپ کی وساطت سے حکومت کو پہنچانا چاہتا ہوں کہ ان معذوروں کے لئے یہ تین ہزار روپے بہت کم ہیں بڑھائے جائیں اور اس کے علاوہ اس کی رجسٹریشن کا طریقہ بھی آسان کیا جائے کیونکہ ایک آدمی پاؤں سے لنگڑا ہو، آنکھ کی بینائی نہ ہو وہ کس طرح ایک دفتر میں آ کے گھنٹوں انتظار کر کے تین ہزار روپے جب لے گا تو اس پہ کس طرح وہ اپنا خرچہ برداشت کر سکے گا؟ منسٹر صاحب اس پہ آپ تھوڑا برائے مہربانی یہ جو پیسے ہیں یہ بہت ہی کم ہیں جو آپ دے رہے ہیں۔

Mr. Speaker: Ji Minister for Social Welfare.

وزیر سماجی بہبود: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، یہ جتنے معزز ممبران ہیں صوبائی اسمبلی کے ان کے سارے جو پوائنٹس ہیں یہ بڑے Valid ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، میں یہ آپ کو بتانا چاہتا ہوں اور ان کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ As for as I am concerned, as for as my responsibility is concerned وہ وہاں تک ہے کہ میں Plan کروں کہ معذور افراد کے لئے یا جو اور Compromised segments of the society ہیں، ان کے لئے میں نے کیا Plan کر کے دینا ہیں، میں نے کتنی ان کے لئے فنڈز مانگنے ہیں میں نے کتنی ایلوکیشن مانگنی ہے؟ وہ میں کر رہا ہوں، وہ میرا ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے۔ یہ جو انہوں نے ڈیٹا مانگا تھا کہ پچھلے پانچ سال میں کتنے پیسے معذور افراد میں تقسیم ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ دو سال ایسے تھے جن میں معذور افراد میں بالکل پیسے تقسیم ہی نہیں ہوئے تھے، آپ نے دو کہا تھا It is actually تین سال ایک سال ہمیں ملے نہیں تھے، دو سال ہمیں جون کے آخر میں جب

آپ کو پیسے ملتے ہیں How you can utilize them اگر ہم نے ڈیمانڈ نہ کیا ہو تو ہم قصوروار ہیں
جب آپ ڈیمانڈ کرتے ہیں اور آپ کو وہ نہیں ملتے تو اس میں I am sure the finance
department is very burdened لیکن When it come to blaming
I must say it on this forum تو someone، آپ کی طرف سے بھی انسٹرکشنز جانی چاہئیں۔
جناب سپیکر صاحب، We have been planning since I have come، میں نے ایک
Poverty elevation initiative plan بنایا تھا اس سال کے لئے، Unfortunately
covid-19 کی وجہ سے Budget Constraints تھے، ہمیں اس میں ایک روپیہ نہیں ملا۔ اس میں
معذور افراد کے لئے ہم نے ایک بڑا ہی Comprehensive plan بنایا تھا Income
generation کے لئے، یہ تین ہزار، پانچ ہزار روپے جو ہیں اس پہ کچھ نہیں ہوتا، We made a
very sustainable plan اور اس کو ہم نے Plan بھی کیا تھا، اس کے لئے فنڈز بھی مانگے تھے، We
didn't get it so we could not go ahead اس کے علاوہ PCRDP میں کچھ فنڈز ہیں اس
سال کے لئے کوئی بارہ کروڑ روپے اس میں We have again planned کہ جتنے ہمارے معذور
افراد ہیں، یہ ایک لاکھ 45 ہزار تقریباً پورے صوبے میں رجسٹرڈ ہیں ہمارے ساتھ، ان کو ایک Poverty
assessment form کے Through ان کو Evaluate کرنا ہیں ہم نے اور پھر وہ Poverty
assessment form میں جو Poverty line سے نیچے آتے ہیں، ہم نے ایسی چیزیں ان کو دینی ہیں
جن سے وہ Income generate کر سکیں تو We are already on it لیکن We have
these problems, we have financial issues, we have, if social welfare
is the priority of the government I think we all need to work کہ
Atleast ہمیں فنڈز ملیں There is no deficiency in planning of the
department لیکن We have to give it a priority, I ask the planning and I
request the planning and development department from this، اس معزز
ایوان سے میں ان کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جب ان کو سوشل ویلفیئر کا Plan ملے تو Atleast they
should give it a priority۔ ہمارے پرائم منسٹر صاحب عمران خان صاحب بھی ہر جگہ یہی بات
کرتے ہیں کہ ہم نے مدینہ کی ریاست بنانی ہیں، We have to make a Welfare State, if

we want make a welfare state we need to fund the welfare state thank you.

جناب سپیکر: تھینک یو۔In fact یہAt the end of May or June اس میں فنانس کی طرف سے پیسے دیناایک Joke سے کم نہیں ہے جو کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ یوٹیلائز نہیں کر پاتااور ادھر سے وہ فنڈز دیتے ہیں پیچھے سے لیٹر بھیج دیتے ہیں جی کہ اس کو Surrender کریں تو اس پہ میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو، کیبنٹ کو بیٹھ کے اس پہ آپس میں ڈیبیٹ کرنی چاہئے، اس کا Solution نکالنا چاہیئے کہ اتنی ایک Exercise یہاں سے فنڈز جاتے ہیں کسی بھی ڈسٹرکٹ میں یا ڈیپارٹمنٹ میں اور آگے ٹائم ہی نہیں ہوتااس کو یوٹیلائز کرنے کا تو وہ بھیجنے کا کیا فائدہ ہے اور جو وہ کوارٹر ہوتا ہے وہ تو اپریل سے شروع ہوتا ہے اپریل، مئی، جون تو اگر فنڈز دینے ہیں، آخری جو قسط ہے تو اپریل میں دیں تاکہ اس کو کوئی بھی ادارہ، ڈیپارٹمنٹ، ڈسٹرکٹ یوٹیلائز کر سکے۔ کوئسچن نمبر 8269، جناب سردار حسین بابک، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 8167، جناب سراج الدین صاحب۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: مطمئن نہیں ہوا ہوں سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب ریاست مدینہ میں تین سال معذور افراد کو ایک روپیہ نہیں دیا گیا ایک روپیہ اور منسٹر صاحب کہہ رہیں ہم نے بڑا پلان بنایا ہے سر، اس پلان کو معذور افراد کیا کریں گے، اس پلان کا ان معذور کو کیا فائدہ ہو گا؟ میں یہ کہتا ہوں یہ تین سال یہ دیکھیں سپیکر صاحب، 2000 ریاست مدینہ، ریاست مدینہ کا ذکر منسٹر صاحب نے کیا ہے۔ ریاست مدینہ تو وہ تھی جس میں اس وقت کے حکمران یہ ذمہ داری قبول کرتے تھے کہ اگر ایک بچہ بھی بھوکا سوئے گا تو اس کی ذمہ داری حضرت عمرؓ پر ہو گی۔ مثالیں ریاست مدینہ کے دیتے ہو، تین سال ان لوگوں کو جو فنڈز نہیں دیا گیا اس کا ذمہ دار میں یہ پوچھتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ کون ہے؟ سپیکر صاحب، یہ دیکھیں 19-2018 میں حکومت کی طرف سے یہ جو رقم دی گئی ہے رقم کیونکہ بہبود آبادی کو جون کے آخر میں دی گئی جس کی تقسیم پر عملدرآمد کرنا مشکل تھا اور معذور افراد کو امداد نہیں دی گئی، جو پیسہ دیا گیا وہ بھی یہ تقسیم نہیں کر سکے۔ جناب سپیکر، اربوں روپے یہ کہتے ہیں کہ کورونا کی وجہ سے یہ مسئلہ پیدا ہوا، اربوں روپے اس صوبے کے عیاشیوں کے اوپر خرچ ہوتے ہیں معذور افراد کا ذمہ دار کون ہے، کیا اس معاشرے میں ان کے کوئی حقوق نہیں ہیں؟ اور میں یہ سمجھتا ہوں سپیکر صاحب، میرے اس کوئسچن کو آپ کمیٹی میں ریفر کریں

اور جو تین ہزار روپے ہیں آپ دیکھیں سپیکر صاحب، اس وقت تین ہزار روپیہ کیا چیز ہے اس کو بھی بڑھایا جائے اور جو درخواست لینے کا طریقہ کار ہے اس میں بھی ترمیم کی جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب ہشام انعام اللہ صاحب! وہ کہتے ہیں کمیٹی کو بھیجیں۔

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر صاحب! میں نلوٹھا صاحب کا حق ہے یہاں پہ مجھ پہ اعتراض کرنے کا لیکن میں ان کی بات سے اتفاق نہیں کرتا جب آپ کے پاس پیسے ہوں اور آپ تقسیم نہیں کر پاتے تو پھر You are to be responsible جب آپ کے پاس پیسے نہیں ہوتے تو How you can distribute them، بات یہ ہے کہ اس ایوان کو We have to decide as a whole کہ What is our priority، آیا ہماری Priority obviously health and education is the priority of the PTI government, it should be the priority of any government لیکن آپ کو You want irrigations schemes, you want roads, you want other things or you want to prioritize on working for the compromised segments of the society جب آپ کی Priorities ہو جائے گی، جب آپ مانگیں گے گورنمنٹ سے تو بس پھر ڈیپارٹمنٹ کو بھی پیسے ملیں گے اور ہم خرچ بھی کر پائیں گے تو I do not agree, I am again Janab Speaker! I can do as I can plan when I have the money I can efficiently use it when I don't have the money I can not do anything about it.

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب منسٹر صاحب کہتے ہیں۔

سردار اورنگزیب: یہ کہہ رہے ہیں، کہ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس اگر پیسے آئے ہیں تو ہم نے نہیں دیئے ہیں تو پھر زیادتی ہے ہمیں پیسے نہیں ملے سر، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں 2018-19 اگر آپ یہ پڑھ لیں-----

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب اس میں ایک اور پوائنٹ بھی، ایک اور پوائنٹ بھی ہم سب کے ذہن میں ایک پوائنٹ ہونا چاہیئے کہ ہمارا صوبہ ایک غریب صوبہ ہے اور ایسا نہیں ہوتا کہ یہ جب بجٹ پیش ہوتا ہے تو وہ سارا پیسہ ہمارے پاس موجود ہوتا ہے وہ مفروضوں کے اوپر ہوتا ہے کہ اتنے پیسے وہاں سے آجائیں گے اتنے سنٹر سے آجائیں گے اتنے فلاں ڈیپارٹمنٹ سے آجائیں گے تو جیسے جیسے آتے رہتے ہیں وہ ریلیز کرتے رہتے ہیں میں نے جو بات کی تھی میرے بات کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اگر یہ پیسے جو، اب جون میں ریلیز کرتے ہیں اور ان کا فائدہ بھی کوئی نہیں ہوتا تو جون میں ریلیز کرنے ہی نہیں چاہیئے بلکہ ادھر ہی ان کو

Lapsed کے کھاتے میں ڈالیں اور جولائی میں ریلیز کر دیں تاکہ وہ جا کے پھر واپس نہ آئیں بلکہ جولائی میں ہی ان کو مل جائیں تاکہ وہ یوٹیلائز کر سکیں تو ایسا ہوتا نہیں ہیں کہ پیسے جب پیسے ہوں پھر تو ملتے رہتے ہیں سارے ڈیپارٹمنٹس کو لیکن مرکز سے کوئی این ایف سی کی بھی قسطیں آتی ہیں، نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی بھی قسطیں آتی ہیں اور چیزیں بھی ہیں Different اس میں تو مشکلات ہیں لیکن یہ کیبنیٹ اس کو بیٹھ کے Detailed discuss کرلے کوئی Solution نکل آئے گا۔ جی نلوٹھا صاحب پہلے ایک چیز تو ختم ہونے دیں نا ان کی نہ۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب! یہ محکمے کی ذمہ داری ہیں کہ وہ معذور افراد کے لئے جون سے پہلے۔۔۔۔

جناب سپیکر: محکمہ تو لکھتا ہے فنانس کو، فنانس Hands up ہوتی ہے کہ پیسے نہیں ہے۔

سردار اورنگزیب: جون سے پہلے جس طرح آپ نے فرمایا ہے میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن یہ کون لائے گا فنانس والوں سے فنڈز یہ منسٹر صاحب کی ذمہ داری ہے ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر: یہ میں نے ان سے کہا ہے کہ یہ کیبنٹ میں یہ فیصلہ منسٹرز صاحبان آج Luckily بڑی تعداد میں بیٹھے ہوئے ہیں میں ان کا انتہائی شکر گزار ہوں تو کیبنٹ میں اس کو کریں، آگے چلنے دیں بہت سارا بزنس رہتا ہے بس اس کو ختم کریں آگے چلیں بس آپ کا پوائنٹ آگیا نا ان کا جواب بھی آگیا نلوٹھا صاحب مطمئن ہو کے بیٹھ گئے ہیں تو بابک صاحب نہیں ہے۔ سراج الدین صاحب، 8167، وہ بھی نہیں ہے؟ ہیں، جی سراج الدین صاحب۔ ذرا اسپیڈ سے کریں تاکہ بہت سے لوگوں کے کام آجائیں بزنس آجائیں۔ دوسرے لوگ ذرا اس میں زیادہ Interrupt نہ کریں۔ جی سراج الدین صاحب۔

* 8167 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کے تحت ضلع باجوڑ میں تعینات سرکاری ملازمین کی سکیل وار تعداد کیا ہے؛

(ب) مذکورہ ضلع میں خالی آسامیوں کی سکیل وار تعداد کیا ہے نیز یہ آسامیاں کب سے کن وجوہات کی بنا پر خالی ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت خان (وزیر آبپاشی): (الف) محکمہ کے تحت ضلع باجوڑ میں سکیل وار ملازمین کی تعداد درجہ ذیل ہیں:

1۔ سکیل نمبر 18، تعداد=01۔

2۔ سکیل نمبر17، تعداد=04۔

3۔ سکیل نمبر16 تعداد=05۔

4۔ سکیل نمبر14، تعداد=01۔

5۔ سکیل نمبر13، تعداد=01۔

6۔ سکیل نمبر11، تعداد=03۔

7۔ سکیل نمبر07، تعداد=01۔

8۔ سکیل نمبر06، تعداد=02۔

9۔ سکیل نمبر03، تعداد=05۔

(ب) مذکورہ ضلع میں خالی آسامیاں سابقہ قبائلی اضلاع خیبر پختونخوامیں انضمام کی وجہ سے مورخہ 01-07-2019 سے خالی پڑی ہیں جن کی سکیل وار تعداد درجہ ذیل ہیں:

1۔ سکیل16، تعداد01۔

2۔ سکیل14، تعداد01۔

3۔ سکیل13، تعداد01۔

جناب سراج الدین: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ میں اپنے سوال سے پہلے سانحہ پشاور کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتاہوں اور شہداء کے لئے مغفرت کی دعا کرتاہوں اور جتنے بھی اس میں زخمی ہیں ان کے لئے جلد صحتیابی کے لئے دعا گو ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے سوال کے جز(ب) میں محکمہ آبپاشی کے تحت ضلع باجوڑ میں تعینات سرکاری ملازمین کی خالی آسامی کی وجوہات پوچھی ہیں جس کے جواب میں بتایا گیاہے کہ ضلع باجوڑ میں محکمہ آبپاشی میں خالی آسامیاں سابقہ قبائلی اضلاع کے خیبر پختونخوامیں انضمام کی وجہ سے ایک سال 2019-20 سے خالی پڑی ہیں، اس حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ قبائلی اضلاع کی اس صوبے میں انضمام کو ڈیڑھ سال ہو گئے ہیں لیکن تاحال ضلع باجوڑ میں محکمہ آبپاشی میں آسامیاں خالی کیوں پڑی ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں؟

Mr. Speaker: Who will respond, Hisham Inamullah Sahib?

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اپنا بزنس لائیں ٹائم سارا آپ لوگ ضائع کر دیتے ہیں اصل چیز رہ جاتی ہے اب کرنے دیں اب پھر اس دن بھی یہ خوشدل خان صاحب کہہ رہے تھے جی آپ آٹھ کو کسچنز لے کے آتے ہیں۔ میں

پچاس لانے کو تیار ہوں لیکن جس کا کوئسچن ہے وہی بات کرے تاکہ ٹائم بچے آپ اپنا بزنس لائیں تو کریں بات، جی بولیں۔ Bring your own business don't waste the time of other people.

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر صاحب! میں جی لیاقت خان صاحب کی طرف سے معذرت چاہتا ہوں، ان کی اپنی کوئی ایک کوئی فیملی ایمرجنسی تھی ان کی وہ نہیں آ پائے تو انہوں نے مجھے یہ اجازت دی کہ میں Respond کروں۔ یہ تین آسامیاں ہیں جی سکیل 16 میں اور سکیل 14 میں اور سکیل 13 میں ایک ایک تعداد کی تین آسامیاں ہیں جو کہ Fill نہیں ہوئیں 01-07-2019 سے اور The main reason was because of the merger of these erstwhile FATA Districts اور یہ صرف اس محکمے میں نہیں ہے کہ یہ Vacancies اس میں رہ گئی ہیں اور بھی ایسے ڈیپارٹمنٹس ہیں اسی Merger کی وجہ سے They could not be filled تو میں یہاں سے ڈیپارٹمنٹ کو یہ ڈائرکشنز دیتا ہوں اور ان شاءاللہ I'll take it up with the minister irrigation کہ یہ آسامیاں جلد سے جلد یہ Fill کر دیں۔

جناب سپیکر: جی سراج الدین صاحب!

جناب سراج الدین: بس سر، میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کب تک ہوں گے بس۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ پہلے نہیں ہو سکا ابھی ہدایات انہوں نے دے دی ہے ڈیپارٹمنٹ کو اور Immediately ان شاءاللہ وہ کہتے ہیں وہ کریں گے۔

جناب سراج الدین: بس ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ جناب عنایت اللہ خان صاحب، 8281۔

* 8281 _جناب عنایت اللہ: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں معذور افراد کا ڈیٹا محکمہ کے پاس موجود ہے؛

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ ان معذور افراد کی تفصیل فراہم کرے؛

نیز کیا محکمہ ان معذور افراد کے لئے ماہانہ وظیفہ مقرر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود کے پاس رجسٹرڈ معذور افراد کی ضلع وار تفصیل (لف) ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

محکمہ سماجی بہبود کے پاس 29.7 ملین روپے موجود ہیں جو کہ محکمہ 30 جون 2021 سے پہلے پہلے معذور افراد میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب عنایت اللہ: سر! میں یہ جو سوال میں نے پوچھا ہے معذور افراد کے ڈیٹا کے حوالے سے میں نے صوبے کے اندر پوچھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس سوال کے اندر بہت زیادہ تشنگی موجود ہے۔ خود منسٹر صاحب بھی دیکھیں گے کہ اس کے اندر بڑی تشنگی موجود ہے۔ ایک تو انہوں نے بتادیا ہے کہ پورے صوبے کے اندر کوئی ایک کروڑ 45 ہزار کے Around انہوں نے کہا کہ معذور افراد موجود ہیں۔ I doubt کہ جناب سپیکر صاحب، کہ پورے صوبے کے اندر ایک کروڑ، ایک لاکھ 45 ہزار معذور ہیں۔ میرا خیال ہے اس سے زیادہ ہوں گے لیکن میں نے پورے صوبے کا ڈیٹا پوچھا ہے اور ان کے ڈیٹا کے اندر Newly merged اضلاع جو ہیں وہ شامل نہیں ہیں۔ دیکھئے Newly merged اضلاع جو ہیں، اب Part of KP ہے، خیبر پختونخوا کا حصہ ہے۔ تو آپ جب کوئی جواب دیتے ہیں تو اس میں Newly merged اضلاع کا ڈیٹا ضرور شامل کریں گے۔ اس لئے کہ آپ نے آگے لکھا ہے کہ ہم، سماجی بہبود کے محکمے نے 29.7 ملین روپے رکھے ہیں اور وہ معذور افراد کے درمیان تقسیم ہوں گے۔ 30 جون 2021 سے پہلے پہلے معذور افراد کے درمیان تقسیم ہوں گے تو کیا ان پیسوں کے اندر Merged اضلاع کے لوگوں کا حصہ ہے کہ نہیں ہے؟ اور یہ پیسے آپ کیسے تقسیم کریں گے یہ جتنے پیسے آپ نے دیئے ہیں تو میکنزم کیا ہو گا؟ آخری سوال میرا یہ ہے کہ آپ نے Data collect کیسے کیا ہے، آپ نے یہ Data collect کیسے کیا ہے؟ یہ بڑا سیریس ہے صوبے کے اندر آپ کو معذور افراد کی پوری Mapping کرنی چاہیئے۔ یہ بڑا Specialized قسم کے لوگ ہیں اور۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Order in the House please. Fakhar Jehan Sahib, please.

(Interruption)

جناب سپیکر: جی جی میاں نثار گل صاحب سپلیمنٹری۔

میاں نثار گل: سر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میری ایک Suggestion ہے کہ اس میں لکھا ہوا ہے کرک، کوہاٹ، ہنگو جس کے جتنے بھی معذور افراد ہیں اس لسٹ میں سر، ہم آپ کے ساتھ ابھی بیٹھے تھے چیمبر میں۔ میری معروضات، ایک Suggestion ہو گی کہ آج کے مشرق اخبار میں آیا ہوا ہے کہ

ایریاڈیویلپ پروگرام میں 15ارب روپے کوہاٹ ڈویژن میں لگے ہوئے ہیں۔اس میں اگر 10/15 کروڑ روپے کوہاٹ ڈویژن کے معذوروں کو دیئے جائیں تو ہم Being a Parliamentarian اس پہ خوش ہوں گے کیونکہ وہ بھی ہمارے بچے ہیں، اللہ کرے کہ پورے صوبے کے ساتھ یہ وسائل ہوں لیکن ہمارے ساتھ وسائل کی کمی نہیں ہے پیسے موجود ہیں لیکن حکومت کا ارادہ ہونا چاہیئے کہ کوہاٹ، ہنگو کرک کے جتنے بھی معذور افراد ہیں، اس 15 ارب روپے سے جتنا بھی حصہ ہو ان کو دے سکتے ہیں۔اس کے لئے اگر قانون ہو یا سر، آپ اس کی قرارداد کی مجھے اجازت دیں تو میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ ان معذور افراد کو کم از کم۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ جو آپ کی بریفنگ ہو گی اس میں آپ یہ تجویز پیش کر دیں جو بریفنگ۔۔۔۔۔

<u>میاں نثار گل:</u> جی؟

<u>جناب سپیکر:</u> جو بریفنگ ہو گی آپ کی۔

<u>میاں نثار گل:</u> میری یہ Suggestion ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس میں یہ تجویز پیش کر لیں۔

<u>میاں نثار گل:</u> حکومت اس کو، سپیکر صاحب! کر لیں کہ مجھ سے پوچھنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اکبر ایوب صاحب! چیف منسٹر صاحب نے وعدہ کیا تھا، شوکت یوسفزئی صاحب دونوں یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ماشاء اللہ، وہ بریفنگ کا انتظام کر دیں جو کوہاٹ اور کرک کے لئے بریفنگ کے جو پراجیکٹ ہے جو پوائنٹ تھا ان کا، تو اس میں یہ اپنی تجویز دے دیں کہ یہ جو کہتے ہیں یہ بات کر رہے ہیں لیکن وہ ایک دو دن میں بریفنگ کا انتظام کرا دیں ان کا۔

<u>میاں نثار گل</u> : تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی حافظ صاحب۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب کے رویئے اور اخلاق سے ہم متاثر ہیں۔اس حوالے سے یہ معذور افراد کے لئے اور خصوصاً فاٹا میں جو بیواؤں کے لئے اور غریبوں کے لئے جو عشر زکواۃ کے تحت یہ سوشل ویلفیئر کے تحت جو امداد آتی ہے، یہ کئی دفعہ بات ہوئی ان سے اور انہوں نے Merged area کے ڈائریکٹر کو میسج اور فون کے ذریعے بتایا لیکن اس کے باوجود بیواؤں کے لئے اور بیوہ خواتین کے لئے، غریبوں کے لئے جو کوئی سامان آیا ہوا ہے، وہ کافی عرصے سے کئی مہینوں سے پڑا ہوا ہے

اوراس میں بلاوجہ تاخیر ہورہی ہے۔ تو ہمیں وجوہات سمجھ نہیں آتی ہے۔ ڈیپارٹمنٹ سے میں نے خود کئی دفعہ بات کی ہے کہ یہ سامان کیوں رکھا گیا ہے؟ ہم نے غریبوں کی لسٹ اور بیوہ خواتین کی لسٹیں معذوروں کی لسٹیں انہیں مہیا کی ہیں۔ گزشتہ سالوں میں یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کتنے عرصے سے رکھی ہوئی ہے وہ چیزیں؟

حافظ عصام الدین: جی؟

جناب سپیکر: کتنا عرصے سے رکھی ہوئی ہیں وہ سامان ادھر؟ کتنا عرصہ ہو گیا ہے۔ وہ سامان پڑا ہے وہاں پر؟

حافظ عصام الدین: وہ کئی مہینے ہو گئے کئی مہینے۔ تین چار مہینے تو غالباً میرے خیال میں ہو چکے ہیں۔ اور گزشتہ سالوں میں بھی اس کی تقسیم میں کافی بے قاعدگیاں ہوئی ہیں اور پھر فاٹا کے عوام بھی غریب ہیں، لہذا اس میں ایم پی ایز ایک ذمہ دار نمائندہ ہے تو ان کی رائے کا خیال رکھا جائے اور ان کے توسط یہ سارا پروگرام انجام دیا جائے۔

وزیر سماجی بہبود: جی جناب سپیکر صاحب، پہلے تو ایم پی اے صاحب نے یہ بات کی کہ یہ جو ڈیٹا ان کو ملا ہے یہ ان کے خیال میں This is not accurate تو میں ان کو بتاتا چلوں کہ This data is very accurate اور Settled districts میں جہاں پہ معذور افراد خود آئے ہیں اور انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ وہ رجسٹرڈ کئے جائیں ان کو رجسٹرڈ کیا گیا ہے۔ اور ان کی تعداد ایک لاکھ 45 ہزار ہے۔ اس کے علاوہ جب سے میں اس ڈیپارٹمنٹ میں آیا ہوں۔ We do not have a very , I would say an organized system that goes from house hold to house hold and they registered people. اتنی نہ ہمارے پاس ہیومن ریسورس ہے نہ اتنے ہمارے پاس اور ریسورسز ہیں کہ ہم خود جائیں اور ہم ان کو رجسٹرڈ کریں۔ ان کی بات بجا ہے کہ I am sure کہ ایک لاکھ 45 ہزار سے زیادہ لوگ Disabled ہیں۔ جہاں تک Merged area کی بات ہے، Merged area کی رجسٹریشن ہم اس سال سے شروع کریں گے اس سے پہلے There was no system in the merged areas in the tribal districts کہ وہاں پہ معذور افراد کو رجسٹرڈ کیا جاتا۔ تو یہ ان کے سوال کا یہ جواب ہے۔ The Chief Minister میں یہ بتاتا چلوں کہ، Chief Minister Mehmood Khan Sahib is very keen and interested and he بار بار ہمیں یہ گائیڈ کرتے ہیں اور ہمیں Instruct کرتے ہیں کہ Merged area should

be given a priority. کیونکہ وہاں پہ ہمارے پاس تھوڑے فنڈز بھی ہیں تو ہم Priority ہم زیادہ Priority ابھی Merged area کو دے رہے ہیں، وہاں پہ معذور افراد ہو گئے، عورتیں ہو گئیں، جتنے اور ہمارے Compromised segments of the society ہیں ان سب کے لئے ہماری پلاننگ بھی اچھی ہے، ہمارے پاس فنڈز بھی ہیں۔ الحمد للہ احساس پروگرام کے تحت ہمیں کوئی ایک ارب روپے ملے ہیں تو ان کو واضح Difference نظر آئے گا۔ ان شاء اللہ Before the end of the this year. جہاں تک بات ایم پی اے صاحب نے ابھی کی۔ ان کا تعلق میرے خیال میں ساؤتھ وزیرستان سے ہے، ان کو میں بتاتا چلوں کہ یہ جتنا سامان ہے جیسا کہ سلائی مشینیں یا ہمارے ویل چیئرز ہیں۔ Again the Social Welfare department is not given and allocated fund for this. The Deputy Commissioner of these districts are given the funds, they procured the items and they basically distribute it. جب سے ان کا، انہوں نے یہ ایک گلہ کیا تھا مجھ سے کہ ہمارے تھرو سامان نہیں دیا جا رہا۔ تو میں نے یہ ڈائریکشن دی تھی Concerned ڈپٹی کمشنرز کو بھی اور اپنے سوشل ویلفیئر آفیسرز کو بھی کہ Each and every item that is distributed should be distributed through the Public representative. تو میں نے اس ڈائریکشن کی وجہ سے کچھ عرصہ یہ سامان ہم نے روک دیا تھا تاکہ ان کو Involve کیا جائے۔ There was no other reason for it تو ان شاء اللہ میں I will, I again from the floor of this House, I direct them and I will make sure کہ جو بھی سامان تقسیم ہو وہ Public representative کے تھرو ہو چاہے وہ ہماری پارٹی کے ہو یا ہمارے مخالف ہو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی عنایت خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: ایک تو جو ڈیٹا جمع کیا گیا اس کا جو Procedure ہے، طریقہ کار ہے وہ ٹھیک نہیں ہے میرے خیال میں لوگ خود آ کے رجسٹرڈ کرتے ہیں اپنے آپ کو تو حکومت کے ساتھ Exact data ہونا چاہیئے اور منسٹر صاحب سے میں ریکویسٹ کروں گا، میں اس سوال کو آگے Push نہیں کروں گا لیکن میں یہ ان سے ایشورنس چاہوں گا کہ وہ Exact data clear mechanism وضع کریں۔ دیکھیں اس وقت غیر سرکاری تنظیمیں بھی موجود ہیں مثلاً میں آپ کو بتاؤں۔ مجھے ایک آفر آئی ہے کہ آپ کے حلقے کے اندر جتنے بھی معذور افراد ہیں ہم اس کو جو ویل چیئرز جو ہیں وہ Provide کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے

وہاں Data available نہیں ہے مجھے Collect کرنا پڑے گا، وہ تو میں خیر ہے کروں گا لیکن پورے صوبے کے اندر یہ ڈیٹا Data available ہونا چاہیئے۔ اگر واقعی ایک لاکھ 45 ہزار لوگ ہیں یہ تو بہت کم ہیں۔ ان کے ساتھ تو Help ہو سکتی ہے لیکن میرا خیال نہیں ہے کہ ایک لاکھ 45 ہزار ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو Erstwhile FATA ہے، Newly merged area ہے، اس میں دھماکوں کی وجہ سے لوگ بہت زیادہ معذور ہو گئے ہیں، زخمی ہو گئے ہیں اور پیدائشی معذور بھی موجود ہیں اس لئے اس کا ڈیٹا بھی Collect کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں ان کے لئے کوئی سپیشل پلان بنا دیا جائے۔ نوکریوں میں کوٹہ Already موجود ہے اس کو بڑھا دیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو ایسے معذور افراد ہیں کہ جو Well off نہیں ہیں تو اور آپ کے ساتھ Data available ہو تو ان کے لئے Stipend کا بندوبست کر دیا جائے کہ یہ ساری چیزیں جو ہیں یہ کر سکتے ہیں لیکن پہلی بات یہ ہے کہ آپ کے پاس ڈیٹا ہو گی، Exact data ہو گا تو ڈیٹا کے نتیجے میں یہ کام ہو سکے گا۔ ڈیٹا بہت زیادہ Important ہے پلیز اس پہ ورکنگ کریں بس یہی میری ریکویسٹ ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ کوسچن نمبر 8397، محترمہ نعیمہ کشور صاحبہ، Lapsed، نہیں ہے۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

8269 _ <u>جناب سردار حسین:</u> کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بونیر موضع چناگر میں قدرتی چشمہ / پانی کا بڑا ذخیرہ ہے جس سے ہزاروں ایکڑ زمیں سیراب ہو سکتی ہے؟ حکومت اس قدرتی چشمے کے پانی کو زرعی زمینوں کی آبپاشی کے لئے کب بروئے کار لائے گی۔ تفصیل فراہم کی جائے۔

<u>جناب لیاقت خان (وزیر آبپاشی):</u> (الف) بونیر موضع چناگر میں ایک عدد قدرتی چشمہ موجود ہے۔ سب ڈویژنل آفیسر بونیر ایریگیشن سب ڈویژن نے کچھ عرصہ پہلے مذکورہ بالا گاؤں چناگر میں قدرتی چشمہ کا معائنہ کیا۔ چونکہ موجودہ پانی کا ذخیرہ زیر زمین ہے اس لئے اس پانی کو استعمال میں لانے کی لئے فیزیبیلٹی سٹڈی کی ضرورت ہے۔

8397 _ <u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ چھ سالوں کے دوران خیبر پختون خوا حکومت نے اپنے حصہ کا فنڈ استعمال نہ ہونے کی وجہ سے مرکزی حکومت کو واپس کیا ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو؛

(i) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنا فنڈ Surrandar کیا گیا ائر وائز تفصیل فراہم کیا جائے؛

(ii) مذکورہ فنڈ واپس کرنے کی وجوہات بھی بتائی جائیں، نیز حکومت اپنے حصے کا پورا فنڈ استعمال کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کیا جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ)</u>: (الف) جی نہیں یہ درست نہیں ہے کہ وفاقی حکومت کی طرف سے صوبے کو اپنے حصہ کا جو فنڈ ملتا ہے صوبائی حکومت نے اس کا استعمال نہ کیا ہو اور مرکزی حکومت کو واپس کیا ہو۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: 'Leave applications': جناب عاقب اللہ خان صاحب ایم پی اے آج کے لئے، جناب محمد اقبال وزیر صاحب آج کے لئے، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ آج کے لئے، شہرام ترکئی صاحب آج کے لئے، جناب سردار حسین بابک صاحب آج کے لئے، جناب شکیل بشیر خان صاحب آج کے لئے، محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ آج کے لئے، جناب کامران بنگش صاحب آج کے لئے، جناب شفیق شیر صاحب آج کے لئے، جناب احمد کنڈی صاحب آج کے لئے، قلندر خان لودھی صاحب آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: Leave granted.

مسئلہ استحقاق

<u>Mr. Speaker</u>: 'Privilege Motions': Mr. Fazal Ilahi MPA, to please move his privilege motion No. 96 in the House.

<u>جناب فضل الٰہی</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ مورخہ 26 دسمبر 2020 کو میڈیکل ڈائریکٹر ایل آر ایچ پشاور کو میں نے کئی مرتبہ فون کر کے اور وہاں پر ایک ایمرجنسی واقعہ ہوا تھا اس کے بارے میں میں نے فون کئے لیکن جناب، جو میڈیکل ڈائریکٹر ہے، ان کو میں نے میسجز بھی کئے ہیں، کالیں بھی کیں، نہ انہوں نے Call attend کی نہ میسج کا جواب دیا۔ اس سلسلے میں میں نے بات کرنے کی کوشش کی اور جناب سپیکر، اس سے پہلے کوئی تین چار مرتبہ بھی میں ان کو اسی طرح ایمرجنسی حالات میں Call کر چکا ہوں لیکن انہوں نے کوشش کی کہ وہ

Attend ہی نہ کریں۔ اس میں میرے علاقے میں ایمرجنسی واقعہ ہوا تھا۔ اس میں وہاں پر موجود لوگ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے پورا اپناNotice پڑھیں نا،اس کے بعد بات کریں۔ پوراReadout کرلیں پہلے۔

جناب فضل الہی: بے شمار فون کئے اس کے بعد میسج بھی کئے ایمرجنسی میں لیکن موصوف نے Call attend کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اس سے پہلے میں نے چار پانچ دفعہ بھیCall کی تھی لیکن پھر بھی انہوں نےAttend نہیں کی جس سے ہمارے علاقے میں بے عزتی ہوتی ہے جس سے نہ میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، ایف آر فاٹا میں ڈکیتی کا واقعہ ہوا جس میں میرے علاقے کے کچھ لوگ زخمی ہوئے اور انتہائی سخت حالات میں تھے وہ، سپیکر صاحب! میں نے کالیں بھی کیں، میسجز بھی کئے اس سے پہلے بھی کئی بار میں نے رابطے کئے لیکن جو صاحب ہے وہ پتہ نہیں صوبائی حکومت کو نہیں مانتا یا ایم پی ایز کو نہیں مانتے یا علاقے کے عمائدین کو نہیں مانتا ہے۔ اس سے میں آپ کو ایک کلیئر بات بتادوں سپیکر صاحب، کہ یہ جو بندہ ہے انتہائی مغرور اور ظالم انسان مجھے اس لئے لگ رہا ہے کہ اگر دنیا میں جتنے بھی ممالک ہیں، وہاں پر اگر کوئی جانور بھی زخمی ہوتا ہے تو اس کو Treatment دی جاتی ہے لیکن بہت افسوس سے مجھے کہنا پڑتا ہے جناب سپیکر، کہ آج ایک جوان جس کو گردن میں گولیاں لگیں، جس کو ہاتھ میں گولیاں لگیں، جس کوHeart کے قریب گولیاں لگیں اور وہ وہاں پر کیجولٹی میں کوئی ڈاکٹر نہیں تھا جو اس کیTreatment کر سکے۔ سپیشلسٹ کی تو دور کی بات ہے، وہاں پر کوئی ایم او بھی موجود نہیں تھا۔ اس لئے میں نے اس سے بار بار رابطہ کرنے کی کوشش کی۔ سپیکر صاحب! میری تو یہ ریکویسٹ ہے کہ براہ کرم آپ رولنگ دیں اور سیکرٹری صاحب کو کہہ دیں کہ اس کو معطل کرے اور اس کے خلاف انکوائری کر کے کہ یہ کیوں اس طرح کے حرکتیں کرتا ہے اور اس طرح جو آج۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ فیصلہ پریولیج کمیٹی کرے گی۔ جی منسٹر صاحب۔ لاء منسٹر۔۔۔۔۔

جناب فضل الہی: ٹھیک ہے جی کمیٹی میں اس کو بھیج دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! جو بھی موشن یہاں سے آتا ہے پریولیج موشن اور میرا خیال ہے دو سالوں میں میں نے دیکھا کہ جتنے پریولیج موشنز آئے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیوروکریسی وہ ایم پی ایز

کو کچھ بھی نہیں سمجھتی اور وہ ان کی بے عزتی کے لئے (تالیاں) اور ان کا کوئی بھی ایسا موقع نہیں جانے دیتی۔ جناب سپیکر صاحب، میں دس دفعہ یہاں پہ آپ سے عرض کر چکی ہوں کہ دیکھیں اے جی آفس سے ہمیں جو Pay slip ملتی ہے نا تو اس پہ سپیشل 23 گریڈ لکھا ہوتا ہے، یہ 23 گریڈ نہیں لیکن 23 گریڈ اس لئے لکھا ہوتا ہے کہ We are making the laws for bureaucrats جو کہ Fulfill کریں گے اور جو اس کو Implement کریں۔ چونکہ 22 گریڈ سے آگے کوئی گریڈ نہیں ہے تو جناب سپیکر صاحب، ہمارا 22 گریڈ سے 23 گریڈ سپیشل میں ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ یہ اسمبلی جو ہے یہ سپریم ہے، اس کا ایک ایک ایم پی اے وہ اگر کسی کو Call کرتا ہے یا کسی سے ملنے کے لئے جاتا ہے تو اگر وہ اس کو آگے سے صحیح جواب نہیں دیتا تو اس کا مطلب ہے کہ اس، چاہیئے وہ 22 گریڈ کا آدمی کیوں نہ ہو۔ اس کو کٹہرے میں لاکر کھڑا کریں اور اس کو سخت سے سخت ترین سزا دیں جناب سپیکر صاحب۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Minister for Law.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر! فضل الٰہی صاحب ہمارے بہت محترم Colleague ہیں، ممبر ہیں اس اسمبلی کے اور میرے خیال میں ہم سب عوامی لوگ ہیں لیکن ان میں جذبہ کچھ پرسنٹ ہم سے اور بھی زیادہ ہے ہر وقت اپنے لوگوں کے درمیان رہتے ہیں، اپنے لوگوں کے ساتھ کا ان رابطہ رہتا ہے اور ایک عوامی نمائندہ ہیں اور اپنے لوگوں کے لئے وہ ہر قربانی کی حد تک وہ جاتے ہیں اور وہ ہمارے دوست ہیں Colleague ہیں ہمیں پتہ ہے ان کا کہ جس طریقے سے وہ خدمت کرتے ہیں۔ یہ بالکل Unacceptable ہے سر، اور جس طرح پہلے میں نے یہاں پر بارہا کہا ہے کہ جب صوبائی اسمبلی کا ممبر ایک بات کر دیتا ہے کہ اس کے ساتھ اس طرح ہوا ہے تو اس میں کوئی ہم Investigation یا کسی اور چیز کی طرف ہم نہیں جاتے ہیں سیدھا ہم اس کو پریولج کمیٹی میں بھیجتے ہیں اور ایک بات یہاں پر صرف میں کہہ دوں کہ اگر بورڈ آف گورنرز ان کو چلا رہی ہے ان انسٹی ٹیوشنز کو جو قانونی سازی یہاں پہ وہ ہے لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ حکومتی جو Hierarchy اس سے وہ آزاد ہے یا وہ Independent ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم نے Independent اس لئے نہیں دی ہے کہ آپ عوامی نمائندگان کو اہمیت نہ دیں۔ ہم نے Independent آپ کو اس لئے دی ہے کہ آپ ادھر کام کریں اور لوگوں کی خدمت کریں۔ تو سر اس کو آپ بالکل پریولج کمیٹی میں بھیجیں اس کو ہم ادھر دیکھتے ہیں اور جو بھی اگر یہ جس طرح کہا ہے اور جو بھی آگے اس میں پراسیس ہو گا وہ ہم کریں گے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The matter is referred to the concerned Privilege Committee.

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Item No. 06. Ms: Sumaira Khatoon, MPA, to please move her adjournment motion No. 213 in the House.

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ صوبہ خیبر پختونخوا میڈیکل فیکلٹی کے تحت دو سالہ ڈپلومہ کے ہزاروں طلبہ وطالبات گزشتہ آٹھ ماہ سے امتحانی شیڈول جاری نہ ہونے کی وجہ سے تشویش میں مبتلا ہیں۔ اس وقت صوبہ بھر میں دو سالہ ڈپلومہ کے لئے قائم ایک سو تین نجی اداروں میں ستر ہزار سے زائد طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں جبکہ سرکاری اداروں میں زیر تعلیم طلبہ کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ ان طلباء کا تعلیمی دورانیہ دو سال پر محیط ہوتا ہے اور سمسٹر سسٹم کے تحت ہر چھ ماہ بعد میڈیکل فیکلٹی خیبر پختونخوا کے تحت ان طلباء وطالبات کے لئے امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں لیکن عالمی وباء Covid-19 کی وجہ سے تعلیمی اداروں کی بندش کے بعد ماہ ستمبر میں تعلیمی ادارے کھل چکے ہیں لیکن تاحال میڈیکل فیکلٹی کی جانب سے امتحانی شیڈول جاری نہیں ہوا ہے جس کی وجہ سے میڈیکل کے مختلف شعبوں سے وابستہ دو سالہ ڈپلومہ کے ستر ہزار سے زائد طلباء وطالبات انتہائی تشویش میں مبتلا ہیں۔ لہذا اس معزز ایوان میں ضابطے کی کارروائی کو روک کر اس انتہائی اہم اور فوری عوامی مسئلے سے متعلق وزیر صاحب اصل حقائق سے ایوان کو آگاہ کرتے ہوئے میڈیکل فیکلٹی کے تحت دو سالہ ڈپلومہ کے امتحانات کا اعلان کریں تاکہ ہزاروں طلباء وطالبات میں پائی جانے والی تشویش اور اضطراب کا ازالہ ہو سکے۔

ماہ نومبر میں امتحانات ہو جانے چاہیئے تھے جناب سپیکر صاحب، جو کہ جولائی اگست میں ہونے تھے لیکن ابھی تک اس کا اعلان بھی نہیں ہوا جبکہ تمام اداروں میں آن لائن کلاسز مکمل ہو چکی ہیں۔ شکریہ۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, Janab Sultan Muhammad Khan.

وزیر قانون: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر، ویسے تو یہ چونکہ ایڈ جرنمنٹ موشن ہے تو اس پہ تو بحث اگر آج یہ ایڈمٹ ہو گا تو اس پہ بحث پھر کسی اگلے دن کے اوپر ہو گی۔ لیکن میں صرف اتنا بتا دوں کیونکہ بڑا پبلک انٹرسٹ اور Concern کا ایک مسئلہ ہے جو انہوں نے Raise کیا ہے تو میں اتنی ان کو انفارمیشن جو Latest information ہے میں ان کو دے دوں کہ اس میں سر جو گورننگ باڈی ہے فیکلٹی آف پیرامیڈکل اینڈ الائیڈ ہیلتھ سائنسز خیبر پختونخوا اس کی Seventh meeting ہوئی 21-10-2020 کو اور اس میں Detailed اس کے اوپر Deliberations اور Deliberations کے بعد جس طرح وہ آنریبل ممبر فرما رہی ہیں کہ سٹوڈنٹ کے جو انٹرسٹ ہیں، ان کو مد نظر رکھتے ہوئے اس میں یہ Decide کیا گیا ہے کہ جو ڈپلومہ کورس Examination ہے، وہ Mid December 2020، 2020 میں ابھی ہو گا اور کیونکہ کلاسز جو ہیں وہ ابھی ستمبر میں شروع ہوئی ہیں تو سمسٹر کو تھوڑا اس Squeeze کر کے مارچ اپریل 2021 تک وہ تھوڑا سا فرق اس میں آیا ہے اس کے دورانیے میں یا Timing میں اور چونکہ Covid-19 جس طرح انہوں نے کہا یہ تھوڑا بہت ڈسٹرب ہوا ہے تو اس کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے کام کیا ہے۔ بہر حال اگر وہ چاہتی ہیں کہ یہ Further اس میں اور گنجائش ہے بحث کی تو مجھے تو گورنمنٹ کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہے اس کو آپ رکھ لیں بحث کے لئے ورنہ میرے خیال ان کا Concern اس سے میرے خیال میں حل ہوتا ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی جناب سپیکر صاحب، میں یہی چاہوں گی کہ چونکہ Already time waste ہو چکا ہے سٹوڈنٹس کا منسٹر صاحب اگر کنفرم کرا دیں اور آپ رولنگ دے دیں تو یہ زیادہ بہتر ہو گا کہ مسئلہ یہی پہ حل ہو جائے بجائے اس کے کہ ہم اس کو ڈیبیٹ کے لئے Put-up کریں اور پھر اس کے بعد اس پر ڈیبیٹ ہو تو ابھی یہ مسئلہ حل کرا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر میں شکریہ ادا کرتا ہوں آنریبل ممبر صاحبہ کا چونکہ ان کا Concern تو ڈیبیٹ سے نہیں ہے ان کا Concern مسئلے کو حل کروانے سے ہے تو جیسا کہ میں نے Already assurance دے دی ہے اور یہ Meeting already ہو چکی ہے 21-10-2020 کو تو میں اس لیٹر کی کاپی بھی ان کو

دے دیتا ہوں اور یہ Written اس کے Minutes ہیں تو وہ ان کو دے دیتا ہوں اور Mid December میں اس Exam کو لے کر چلے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، Madam satisfied؟

Ms. Humaira Khatoon: Ji satisfied.

Mr. Deputy Speaker: Ms: Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, MPA to please move her adjournment motion No.214 in the House.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر، اس سے پہلے میں آپ سے ریکویسٹ کرنا چاہوں گی کہ میری کچھ بہت زیادہ ایمرجنسی ہے میں نے ابھی آپ سے شاید ذکر بھی کیا ہے تو ایک میری قرارداد جو ایڈمٹ ہوئی ہوئی ہے یہ Black day پہ، کشمیر کے Black day پہ اور ساتھ ہی دھماکے کی مذمت ہے تو وہ شگفتہ ملک صاحبہ ہیں وہ پیش کریں گی تو وہ پھر Rule relax کروادیں گے کیونکہ میں اس کے بعد فوراً اسلام آباد کے لئے مجھے نکلنا ہے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ ضم شدہ اضلاع میں بنیادی سہولیات زندگی ناپید ہونے کی وجہ سے قبائلی عوام سخت تکالیف کا شکار ہیں جس سے عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے جبکہ عوام کی زندگی اجیرن ہوتی جارہی ہے اور قبائلی عوام ضم ہونے کے ثمرات سے مستفید نہیں ہو پارہے ہیں۔

توچونکہ جناب سپیکر صاحب اس پہ تو ظاہر ہے بحث ہونی ہے اور ابھی اس وقت اگر آپ کہتے ہیں تو میں آپ کو کچھ پوائنٹس دے دیتی ہوں لیکن اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ یہ بحث کے لئے منظور ہو جائے اور یہ چونکہ میرے قبائلی اضلاع کے جو نمائندے ہیں تو یہ اس پہ بحث کریں تو پھر اس کو اگلی بحث کے لئے منظور کروادیں۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, respond.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات): جی شکریہ جناب سپیکر، جناب سپیکر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے بالکل اس کو ایڈمٹ کرلیں بحث کے لئے۔ جناب سپیکر یہ ایڈجرنمنٹ موشن میری طرف آئی ہے لوکل گورنمنٹ کی طرف۔ لوکل گورنمنٹ تو ایک بہت چھوٹا سافی الحال Segment ہے اس کا اور یہ جو جناب سپیکر، ایجوکیشن، ہیلتھ تو ان ساری چیزوں پہ تقریباً دو سال کا جو Accelrated Programme ہے جناب سپیکر، 180 ارب روپے کا Approve ہوا ہوا ہے اے ڈی پی کو چھوڑ کے تو جس دن بحث ہوگی ہم آپ کو تفصیل تمام ڈیپارٹمنٹس کی ان شاء اللہ دیں گے۔ دوسرا جناب سپیکر، وہ میں Personal

پر بات کروں گا کہ میں اور محمود خان بیٹنی آپس میں بات کر رہے تھے انہوں نے مجھے explanation کوئی لیٹر بھیجا میں ان سے بات کر رہا تھا خوشدل صاحب جذباتی ہو گئے وہ سمجھ رہے تھے میں ان کے اوپر ہنس رہا تھا، میں ان پہ نہیں ہنس رہا تھا میں اور محمود خان آپس میں کوئی چیز ڈسکس کر رہے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔ The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Deputy Speaker: 'Call Attention Notices': Mr. Mir Kalam Khan, MPA to please move his Call Attention Notice No.1428 in the House. Mir Kalam Sahib.

Mr. Mir Kalam Khan: Thank you Mr. Speaker, I would like to draw the attention of the Minister for Establishment towards this issue of upper age limit that it needs to be increased from 30 to 33 years for the students of settled area and 32 to 35 for the students of the Ex-FATA for upcoming PMS and other competetional exams through KPPSC, as students had to suffer due to delay in PMS exam because of Covid-19.

جناب سپیکر! میں اس لئے یہ کال اٹنشن میں نے لایا ہے کہ ویسے ہمارے پی ایم ایس کا Exam تھوڑا سا لیٹ ہو گیا تھا اس کے بعد Covid-19 کی وباء آ گئی درمیان میں تو وہ اس سے بھی زیادہ لیٹ ہو گیا جناب سپیکر۔ تو اس میں بہت سارے سٹوڈنٹس تھے جنہوں نے اس کے لئے تیاریاں کی ہیں اور اس کے لئے بہت ٹائم ضائع کیا ہے اور ان کی Age اس کے اوپر ہو گئی تو وہ اس Exam کو دینے کے لئے اہل نہیں ہو سکتے تو جناب سپیکر! اگر اس Age کو تھوڑا سا Relax کر دیں۔ تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, respond.

وزیر قانون: تھینک یو مسٹر سپیکر سر، میر کلام صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ کال اٹنشن نوٹس اس اہم ایشو کے اوپر انہوں داخل کروایا ہے۔ اس میں سر، Basic جو وہ چاہ رہے ہیں اس کو میں سمجھ سکتا ہوں ان کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ یہ Backward area ہے اور خاصکر Ex-FATA جو

Merged Districts ہیں وہ تو اور بھی بہت زیادہ Backward ہیں اور ان کو تو ایک نیشنل لیول پر ایک Importance ابھی اور ان کو اسی سطح پر لانے کے لئے Efforts ہو رہی ہیں تو یہ ان کا ایک Valid point ہے کہ ان کو کیوں نہ Age limit دوسرے علاقوں سے ان کی زیادہ کر دی جائے تاکہ ان کو زیادہ ٹائم ملے ان Exams میں پیش ہونے کے لئے حصہ لینے کے لئے۔ تو سر! اس میں ایک دو چیزیں۔ ایک تو سر، جو پی ایم ایس Examination ہوتا ہے وہ بیچلر ڈگری کے بعد ایک Candidate وہ اس کا اہل ہو جاتا ہے کہ وہ پی ایم ایس کا Exam دے سکتا ہے تو سر، بیچلر ڈگری تو عام طور کے اوپر بیس، بائیس سال میں ایک انسان جو ہے وہ بیچلر ڈگری کر لیتا ہے Normally تو اس کے بعد آٹھ سے دس سال ہوتے ہیں کہ اس میں اس کو موقع ہوتا ہے کہ وہ Exam دے دیں، ایک تو یہ بات ہے سر۔ دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ تیس سال ہے پی ایم ایس اور سی ایس ایس کے Exam کے لئے Age limit لیکن Candidate جو Merged districts کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں دو سال کی Automatic relaxation ان کے پاس ابھی بھی موجود ہے جو Rule 2 ہے "Khyber Pakhtunkhwa Initial Appointment to Civil Posts (Relaxation of Upper Age Limit) Rules, 2008"، اس میں سر، دو سال کی Automatic relaxation ہے تو بتیس سال یعنی دو سال کی ایک فوقیت کی دی گئی ہے ان کو زیادہ ٹائم مل جاتا ہے۔ سر، جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ Covid-19 کی وجہ سے Delay ہوئی ہے تو سر، ہماری پبلک سروس کمیشن کے اوپر ایک تفصیلی میٹنگ اس دن ہوئی بھی تھی، آپ بھی اس سے واقف ہیں وزیر اعلیٰ صاحب نے، اور اس میں ایک کمیٹی بھی بنائی گئی ہے جس کو میں چیئر کر رہا ہوں اور میرے ساتھ دو اور منسٹرز بھی اس میں ہیں اور سیکرٹریز بھی ہیں۔ اس میں سر، کوئی ریکوزیشن اس وقت اس طرح کی نہیں ہوئی کیونکہ سر، پبلک سروس کمیشن میں جب یہ پراسیس سٹارٹ ہوتا ہے وہ وہاں سے سٹارٹ ہوتا ہے جب ایک ڈیپارٹمنٹ ریکوزیشن کرتا ہے کہ ہمارے پاس اتنی پوسٹس خالی ہیں اور آپ یہ پراسیس شروع کر دیں تو اس وقت پبلک سروس کمیشن نے اپنا پرانا جتنا بھی Backlog وہ کلیئر کر دیا ہے اور ابھی جب نئی ریکوزیشن ہو گی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تو تب وہ آگے جا کے اپنا کام شروع کریں گے، تو سی ایم صاحب نے یہ Strict instructions تمام ڈیپارٹمنٹس کو دے دی ہیں کہ جہاں جہاں بھی خالی پوسٹیں ابھی پڑی ہوئی ہیں تو اس کی فوراً ریکوزیشن کروائی جائے پبلک سروس کمیشن سے تاکہ یہ پراسیس شروع ہو۔ میرے کہنے کا مطلب اس کال اٹنشن کے پیرائے میں اس لئے یہ تھا کہ ایسی کوئی مطلب یہ کہ Covid -19 کی وجہ کوئی فرق نہیں پڑا ہے کوئی Backlog نہیں ہے

ہمارے پاس، تو میں Assure کرتا ہوں کہ اس کی وجہ سے Covid کی وجہ سے کوئی فرق نہیں پڑا ہے اور یہ دو سال کا، میرے خیال میں پہلے سے ہی، وہ کال اٹنشن لے آئے ہیں، اور پہلے سے ان کو مبارک باد دیتے ہیں کا دو سال کا تو آپ کے پاس ویسے بھی آ گئی ہے Age limit۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Call attention notice. Ms Naeema Kishwar MPA, to please move her call attention notice No. 1433 in the House.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ قانون کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ خیبر پختونخوا کے بار کونسل ایک بار پھر ضابطہ دیوانی ترمیم کے خلاف احتجاج پر ہے جبکہ حکومتی کمیٹی میں ضابطہ دیوانی ترمیم 2019 میں واپس لینے یا اس میں ترمیم کرنے پر اتفاق کر چکی ہے لیکن اس پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہوا جبکہ اس قانون سے سائلین کو مشکلات اور ہائی کورٹ پر کیسز کا بوجھ بڑھ گیا ہے اور دوسری طرف وکلاء کی ہڑتال سے آئے روز سائلین کو بھی بے انتہا مشکلات کا سامنا ہے۔ حکومت اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے سنجیدہ اقدامات کریں۔

جناب سپیکر صاحب! لاء منسٹر کو میرے خیال میں بہت زیادہ پتہ ہے کمیٹی بھی ان کے لئے بنائی گئی تھی، ان سے مذاکرات بھی ہوئے تھے اور اب بھی وکلاء ہڑتال پہ ہیں۔ تو دور دراز سے جو لوگ آتے ہیں اپنے کیسز کے لئے، ان کے لئے بھی مشکلات ہیں اور ان لوگوں کے لئے جن کی سزائیں ختم ہو رہی ہیں یا جن کی ضمانتیں ہو رہی ہیں۔ بہت ساری چیزیں، ان کو ریلیف مل رہا ہے تو ان کو بھی مشکلات کا سامنا ہے، تو میری ریکویسٹ ہو گی لاء منسٹر صاحب سے کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کے اس مسئلے کو حل کریں اور جو آپ نے Commit کیا ہے اور یا جو Possible ہو گورنمنٹ کے لئے، جو مانڈ منٹس ہیں اس کو دینے کے لئے، کیونکہ اس میں بہت ساری چیزیں ہیں جو کمیشن کا، کمیشن سے بھی سائلین پر زیادہ بوجھ پڑے گا کیونکہ ان کو اس کی Payment کرنی پڑے گی۔ دوسرے بہت سارے مسائل ہیں۔ تو میں زیادہ ڈیٹیلز میں نہیں جاؤں گی لیکن میں چاہتی ہوں کہ اس مسئلے کو بہت اچھی طرح سے لاء منسٹر کے علم میں ہے تو میں چاہتی ہوں کہ اس کو حل کریں اور جو وکلاء ابھی ہڑتال پر ہیں، اور جو سائلین کو مسائل پیش آ رہے ہیں کہ وہ مسئلہ حل ہو جائے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر! میں، بالکل میں ضرور شکریہ ادا کروں گا آنریبل نعیمہ کشور صاحبہ کا، بہت Important اور میرے خیال آج کل میڈیا کے اوپر بھی یہ بہت زیادہ چل رہا ہے کہ وکلاء صاحبان کی جو ہڑتال ہے اور اس کی وجہ سے سائلین کو بہت زیادہ مشکلات ہیں۔ سر، میں شارٹ چونکہ کال اٹنشن نوٹس ہے تو میں کوشش کروں گا کہ میں ڈیٹیل میں اتنا نہ جاؤں۔ لیکن اس میں ایک تو ضروری سمجھنے کی بات یہ ہے کہ حکومت کو کیوں پڑی ہوئی تھی کہ وہ ایک سول پروسیجر کوڈ کے اندر جو دیوانی قانون ہے، اس کے اندر امنڈ منٹس لے آئیں؟ حکومت کا مقصد، اس میں کوئی حکومت کا ذاتی فائدہ ذاتی نقصان نہیں ہے، کوئی میرا Being a Law Minister میرا کوئی کیس نہیں چل رہا ہے اس وقت، کسی بھی عدالت میں سول ہو یا کریمنل ہو، کسی بھی عدالت میں میرا ذاتی کوئی کیس نہیں چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ چیف منسٹر صاحب کا کوئی ذاتی کیس نہیں چل رہا ہے۔ اس میں سر، یہ بڑی ضروری بات ہے آج جو فگرز بتاتے ہیں، جو ایک شخص جاتا ہے اور آج ایک سول کورٹ میں سول جج کے سامنے اگر ایک کیس داخل کرتا ہے تو Average اس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے لیکن Average جو ٹائم لگتا ہے کیس سپریم کورٹ تک حل ہونے میں تو چالیس سال اس پہ لگتے ہیں۔ یعنی آپ سوچیں جی چالیس سال، جو فگرز ہمارے موجود ہیں چالیس سال لگتے ہیں اور یہ چالیس میں آپ کو Average بتا رہا ہوں، تو یعنی اگر ایک نوجوان آج کیس کرے گا تو وہ جب پورا بوڑھا ہو چکا ہو گا تو تب اس کو جا کر سپریم کورٹ میں پتہ لگے گا کہ سول کیس اس کے حق میں ہوا ہے یا اس کے خلاف ہوا ہے۔ اور یہ بھی اگر اس کی خوش قسمتی ہوئی اور وہ Average کے اندر آ گیا، اگر Average سے باہر نکل گیا تو ہو سکتا ہے اس کی اگلی جنریشن کو پھر پتہ چلے کہ یہ کیس، تو حکومت، وزیراعظم صاحب، وزیراعلیٰ صاحب اور ہماری حکومت کا یہ ایک Important یہ بھی ہمارا ایک اقدام تھا کہ اس میں ایسی کونسی ترامیم لائیں کہ اس کا دورانیہ کم ہو، لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا ہوں، اور یہ سستے طریقے سے اور جلدی سے انصاف کی فراہمی ہو، یعنی چالیس اور پچاس سال نہ لگیں اس پورے پراسیس میں۔ اس میں سر، ہم نے بہت زیادہ امنڈ منٹس کی ہیں اور بہت زیادہ ہم اس میں نئی چیزیں لیکر آئے ہیں اسی مقصد کے لئے اور اگر اس بل کا مقصد بھی اگر آپ پڑھ لیتے ہیں تو اس میں یہی لکھا ہوا ہے۔ اب جب وکلاء صاحبان کا اپنا ایک Viewpoint تھا انہوں نے ہڑتال شروع کی، ہم ان کے ساتھ بیٹھے ہم نے پھر بھی کوئی، ایسی کوئی خدانخواستہ میں خود ایک وکیل ہوں، اس میں ایسی کوئی بات نہیں تھی کہ ہم ضد کے اوپر کھڑے ہوئے ہیں، ہم نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی، ان کے ساتھ ہم بیٹھے ہیں اور دس گیارہ

میٹنگز ہوئیں، ایڈوکیٹ جنرل اس میں شامل تھے، سیکرٹری لاء صاحب اس میں شامل تھے، میں اس میں تھا تو میں ہیڈ کر رہا تھا اور کے پی بار کونسل، پاکستان بار کونسل اور بار ایسوسی ایشنز کے نمائندہ گان ان میٹنگز میں شامل تھے، دس گیارہ میٹنگز اور ہر ایک میٹنگز کم از کم تین چار چار گھنٹے کی میٹنگ ہم نے کی۔ تو اس میں ہم کافی حد تک Agreements کے اندر ہم پہنچ گئے ہیں، میں آپ کو Latest بتادیتا ہوں، کل اس میں یعنی جو گزرا ہوا کل ہے، اس میں ایک آخری میٹنگ ہم نے کی، Latest meeting ہم نے کی ہے اور میں یہ ضرور آپ کو بتانا چاہوں گا کہ یہ میرے پاس اس میٹنگ کے Minutes موجود ہیں، اس میں صرف جو میں نے ہائی لائٹ کئے ہوئے ہیں یہاں پر، دو تین چیزیں ہیں، دو چیزیں ہیں Basically اس کے علاوہ سارے ڈرافٹ کے اوپر کے پی بار کونسل اور وکلاء تنظیموں اور حکومت کا سمجھوتہ اس پر ہو گیا ہے، اس میں صرف دو چیزیں رہ گئی ہیں۔ آج چونکہ یہ ہائی کورٹ میں تاریخ لگی ہوئی تھی، آج حکومت نے یہی ڈرافٹ جمع کیا ہے اور اس میں سر، Next Tuesday یعنی 3 نومبر کو Next تاریخ لگی ہوئی ہے۔ لیکن میں یہ ایشورنس دینا چاہتا ہوں کہ جہاں ہم نے یہ سارے مسائل حل کر کے وکلاء صاحبان کے ساتھ ہم نے بیٹھ کر اس چیز کے اوپر ہم Agreement کے نزدیک پہنچ گئے ہیں، یہ دو پوائنٹس رہتے ہیں، ان شاء اللہ اگلی تاریخ تک ہم اس کے اوپر کام کر رہے ہیں اور متفقہ، مجھے اندازہ ہے چونکہ میں خود اس شعبے کے ساتھ وابستہ ہوں اور رہا ہوں، تو مجھے اندازہ ہے کہ لوگ دور دراز سے آتے ہیں، ریلیف ان کو نہیں مل رہا ہے، وکلاء ہڑتال پر ہیں تو میں Assure کرنا چاہتا ہوں پورے ہاؤس کو کہ جہاں پر ہم نے ان بڑی بڑی باتوں پر Agreement کر لیا ہے، دو باتیں رہتی ہیں اس پر ان شاء اللہ جلد سے جلد Agreement کر کے وکلاء کی ہڑتال ان شاء اللہ ہم ختم کریں گے، ان کو ریکویسٹ کریں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نعیمہ کشور صاحبہ۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، بس میں یہی چاہ رہی تھی کہ یہ چونکہ ان کا ارادہ تھا کہ ہم اس کو Extend کریں گے، صوبے سے بھی زیادہ کریں گے، اور یہ بھی میرے نالج میں ہے کہ منسٹر صاحب ان کے ساتھ رابطے میں ہیں لیکن جو پچھلا ہوا تھا، ان کے ساتھ ساری Agreement ہوئی تھی اس کے باوجود جو ان کے ساتھ Agreement ہوا تھا کہ جو امنڈمنٹس ہم کریں گے وہ نہ ہو سکی، اس لئے وہ دوبارہ گئے، میں اس کی اس میں نہیں جا رہی ہوں کہ وہ اچھی ہے، بس ظاہر ہے جب گورنمنٹ بل لائی ہے تو وہ عوام کی سہولت کے لئے لائی ہے کہ عوام کو سہولت ہو، کورٹ پر Burden کم ہو، کیسز کا جلد

فیصلہ ہو تو اس لئے اس سوچ کے ساتھ وہ لائی ہے، اس وجہ سے نہیں کہ ان کے اپنے کیسز ہیں لیکن میں چونکہ اب وکلاء کو بھی اس میں مسائل ہیں اور سیشن کورٹ کا جو ایک وہ حق تھا وہ چلا گیا ہے، تو وہ ساری چیزیں ظاہر ہے انہوں نے ڈسکس کی ہوں گی، تو میری بس یہی ریکویسٹ ہوگی کہ جلد از جلد اس مسئلے کو حل کیا جائے اور جو لوگ جیلوں میں ہیں، جو ان کے گھروں میں لوگ ہیں، جو سائلین ہیں ان کی مشکلات کا ازالہ ہو سکے۔ تو اگر منسٹر صاحب Assure کر رہے ہیں کہ ہم اس کو کر رہے ہیں تو پھر ٹھیک ہے میں اس کو زیادہ Press نہیں کروں گی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: چونکہ میڈم، ایشورنس تو مسٹر صاحب نے فلور پر دے دی ہے اور ان شاء اللہ اس کو حل کرنے پوری کوشش کریں گے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جیلخانہ جات مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Item No. 08. The Minister for Law, to please move that the Prisons (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once. The Minister for Law, please.

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Order of the day میں کمپلیٹ کروں پھر میں آپ کو موقع دے رہا ہوں جی۔

<u>Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law)</u>: Thank you Sir. I beg to move that the Prisons (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The motion before the House is that the Prisons (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say, 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of Bill? Those who are in favour of it may say. 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill. Miss Naeema Kishwar MPA, to please move her amendment in Clause 2 of the Bill, Naeema Kishwar Sahiba.

Ms: Naeema Kishwar Khan: Thank you Mr. Speaker. In Section 2, in Clause (27-iii) the word "and" appearing in the last shall be omitted and the following new Clause shall be inserted namely:-

"(27-iv) Provision of education, character building for civics sense and establishment reformatory system of prisoners; and"

ایک اور چھوٹا سا بھی ہے۔ (27-v) ہے: "Categorization of prisoners according to criminal history on the basis of physiological assessment and"

جناب سپیکر صاحب، یہ امنڈمنٹ میں نے اس لئے موؤ کی ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ جب کوئی، جو بھی بندہ جیل میں جائے تو وہ اس میں مزید اس سے کریمنل بن کر نہ نکلے، ان کی کوئی Character building ہو، اس کی ایجوکیشن ہو اور اس کو دوسرا جو میرا ہے کہ وہ اس کو Categorize کریں تو ان کو جو Already criminal لوگ ہیں اس کے ساتھ نہ کریں کیونکہ کسی کے زیادہ جرم، 302 کے کیس میں ہوگا۔ کوئی تھوڑا سا چوری کے کیس میں ہوگا، تو اس کو الگ الگ کیٹیگری میں رکھا جائے تاکہ وہ اس قسم کے جرائم میں ملوث نہ ہو تو اس کی Character building بھی ہو، ایجوکیشن بھی ہو اور وہ اس قسم کے جو دوسرے کریمنلز ہیں، ان سے وہ چیزیں نہ سیکھ سکیں۔ تو ہم چاہتے ہیں کہ وہ بہتر اس میں سے نکلے، ایک بہتر انسان نکلے، نہ کہ وہ کریمنل بن کے نکلے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: لاء منسٹر، ایک منٹ یہ بات کرتے ہیں۔

<u>میاں نثار گل</u>: جناب سپیکر! محکمے کا منسٹر موجود ہے وہ کیوں جواب-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: لاء منسٹر جب بیٹھے ہوئے ہیں جی تو ایک، یہ Collective responsible-----

(مداخلت)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ایک منٹ جی ایک منٹ۔ Collective responsibility ہے، ان کی طبیعت میرے خیال میں گلہ خراب ہے انہوں نے ریکویسٹ کی تھی۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، یہ میاں صاحب۔

(قطع کلامیاں / شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میاں صاحب، میاں صاحب، میاں صاحب انہوں نے ریکویسٹ کی تھی ان کا گلہ خراب ہے اس وجہ سے انہوں نے ریکویسٹ کی تھی۔ جی

وزیر قانون: سر! یہ میاں صاحب خود اس محکمے کے وزیر رہ چکے ہیں اس لئے انہوں نے انٹرسٹ اس میں لیا ہے اور خیر ہے کبھی کبھار آپ کا بھی کبھی گلہ خراب ہوا ہو گا اس طرح کی کوئی بات نہیں۔ سر، یہ امنڈمنٹ اصل میں جو ہم لا رہے ہیں یہ اس وقت تھوڑا سا ہم نے جو Urgency تھی اس میں ہم یہ امنڈمنٹ ہم لائے ہیں جس طرف اشارہ ہوا ہے آنریبل ممبر صاحبہ نے جو Categorization کی اور Prisoners کی بات کی ہے اور ایجوکیشن کی بات کی ہے، وہ سر کسی شکل میں Words یہ نہیں ہوں گے لیکن کسی نہ کسی شکل میں اس ایکٹ کے اندر اور رولز کے اندر ویسے بھی موجود ہیں۔ یہ تو امنڈمنٹ ایکٹ ہے جو اوریجنل ایکٹ ہے اس کی میں بات کر رہا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ویلکم کرتا ہوں ان کے Suggestions کو، اس کے بعد اس ایکٹ کے اوپر ہم پوری ایک Exercise کرنے والے ہیں جو اوریجنل ایکٹ ہے، یہ امنڈمنٹ ایکٹ کی بات میں نہیں کر رہا ہوں۔ اس ایکٹ کے اوپر ایک Full exercise ہم کر رہے ہیں نیا ایکٹ جو ہے وہ ہم لا رہے ہیں اور اس نئے ایکٹ میں میں آنریبل ممبر کو ضرور ریکویسٹ کروں گا کہ وہ بھی آئیں، ہمارے Consultative process میں وہ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس میں جو ان کے تجاویز ہوں گی وہ ایک تھوڑا سا Long-drawn process ہو گا اس میں ہم زیادہ Exercise اور زیادہ اس کے اوپر Thorough discussion کریں گے تو جو وہ فرما رہی ہیں وہ بالکل ٹھیک ہے لیکن وہ ویسے بھی اوریجنل ایکٹ میں Categorization ہے یا ایجوکیشن کے بارے میں جو انہوں نے بات کی ہے وہ ویسے بھی موجود ہے۔ یہ اگر آپ دیکھیں تو یہ Restrained یعنی Violence سے Restrained کے بارے میں ہے دوسرا Prison industry جو ہمارے انچارج منسٹر ہیں وہ بڑا اس کے اوپر کام کر رہے ہیں کہ Prisons کے اندر انڈسٹری قائم ہو اور تیسرا جو Welfare related چیزیں ہیں وہ چونکہ اوریجنل ایکٹ میں سرے سے ہے ہی نہیں، تو اس کی وجہ سے ہم نے ان کو شامل کیا ہے بہر حال ابھی میں ریکویسٹ کروں گا وہ Withdraw کریں اور ان شاء اللہ جو نیا ایکٹ ہم لے کے آ رہے ہیں اس میں ہم ان کی تجاویز کو شامل کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نعیمہ کشور صاحبہ!

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں کیا کہہ سکتی ہوں میں صرف اتنا ریکویسٹ کروں گی جناب سپیکر صاحب، کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔ میری اتنی ریکویسٹ ہو گی کہ جو بھی بل آئے میں دوبارہ اس کو ریکویسٹ کروں گی کہ ہم نے اس ہاؤس کی کمیٹیاں بنائی ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ کوئی بھی

ہمارا بل کمیٹی میں نہیں جارہا۔ اگر یہ بل کمیٹی سے آجائے اور کمیٹی کے سارے ممبران کی اس میں رائے شامل ہو جائے تو میرے خیال میں ادھر ہمیں بحث کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ وہ بل جب آپ لارہے ہیں تو کمیٹی سے ہو کے آجائے تو تمام ممبران کی بھی اس میں رائے آجائے۔ ممبران کو بھی پتہ ہو کہ ہم کیا لارہے ہیں؟ کونسا بل بنارہے ہیں، کیا اس کا مقصد ہے؟ تو کسی کو کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے۔ تھوڑا سا جو ہم امنڈمنٹ موو کر لیتے ہیں تو ہاں، کسی کو کچھ پتہ ہو، چل جاتا ہے۔ اچھا یہ چیز ہو رہی ہے۔ یہ اچھا یہ Prisoner پر بات ہو رہی ہے ورنہ کسی کو پتہ نہیں ہوتا ڈز سے پاس ہو جاتا ہے، تو میری ریکویسٹ ہو گی جو بھی بل آئے کمیٹی سے ہو کے آئے یہ میں نیا اس ہاؤس میں دیکھ رہی ہوں کہ کوئی بل کمیٹی سے، تو اس سے ہماری کمیٹیاں بھی Active ہوں گی تو اس سے اس کی بھی پرفارمنس بڑھے گی تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ وہ کمیٹی میں آئے تو بہتر ہو گا، ٹھیک ہے میں اس کو زیادہ Press نہیں کروں گی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Concerned Minister to respond گلا ٹھیک ہو گیا آپ کا تاج محمد ترند صاحب!

<u>جناب تاج محمد ترند (معاون خصوصی جیلخانہ جات):</u> جناب سپیکر، پہلی بات تو یہ ہے کہ اپوزیشن بنچوں سے یہ اعتراض آیا تھا کہ سپیشل اسسٹنٹ بل نہ پیش کریں تو اس لئے میں نے لاء منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کی تھی کہ آپ وہ کریں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اور مجھے بھی ریکویسٹ کی تھی کہ آپ کا گلا خراب ہے، مجھے آپ نے کہا تھا کہ میرا گلا خراب ہے۔

<u>معاون خصوصی جیلخانہ جات:</u> اچھا دوسری جو ہماری محترم ایم پی اے صاحبہ نے بات کی ہے ہمارا جو Prison Act ہے وہ 1894 کا بنا ہوا ہے، اس پہ ہم کام کر رہے ہیں ان شاء اللہ وہ جب فائنل ہو جائے گا تو جس طرح انہوں نے بتایا ہے ان شاء اللہ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی اس کو لائیں گے، اس پہ پوری ڈیبیٹ ہو گی اب جو یہ امنڈمنٹ ہے اس میں، میں اس ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ بہت اہم ہے اور اس میں بہت فائدہ ہو گا۔ ریفارمز کی طرف جو ہم بات کرتے ہیں جو ہماری Prison industry قائم ہو گی پہلے مرحلے میں ہم ان شاء اللہ ہری پور، مردان اور پشاور میں انڈسٹریاں سٹارٹ کریں گے اس میں تین فائدے Main جو قیدیوں کو ہوں گے ایک تو وہ ویسے ہی فارغ بیٹھے ہوتے ہیں تو اگر انڈسٹری ہو گی تو وہاں پہ

مصروف ہوں گے کام کریں گے دوسری جو وہاں پہ کام کریں گے تو جیل کے اندر اس کا معاوضہ ان کو ملے گا تو وہ جیل کے اندر سے اپنی فیملیز کو سپورٹ کر سکیں گے اور تیسری بات یہ ہے کہ ان کو ہنر ہاتھ میں آئے گا جب وہ جیل سے رہا ہوں گے تو باہر وہ جا کے باعزت طور پر اپنی فیملیز کو روزگار مہیا، ان کو روزگار (مہیا) کر سکتے ہیں وہ حلال کمائی کر سکتے ہیں۔ تو یہ امنڈمنٹ ہے یہ ان شاء اللہ جب بات ہو گی جو Main ہمارا کام ہے اس پہ جاری ہے جو 1894ء کا ہمارا ایکٹ بنا ہوا ہے، اس کو ہم ابھی نیا ایکٹ لائیں گے اور ان شاء اللہ وہ اس ہاؤس کے ذریعے ہم کمیٹی کو بھیجیں گے اور اس پہ پوری ڈسکشن ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جی میرے خیال سے It is fine. The motion before the House is that the amendment, moved by the Honourable Member, may be; now the question before the House is that the original Clause may be included in the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Original Clause 2 stand part of the Bill, Preamble and long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جیلخانہ جات مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 09 'Passage Stage': The Minister for Law, to please move that the Prisons (Amendment)Bill, 2020 may be passed.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Sir! I beg to move that the Prisons (Amendment) Bill, 2020 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Prisons (Amendment) Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Arshad Ayub Sahib ارشد ایوب صاحب کا مائیک آن کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Arshad Ayub Khan: Thank you janab Speaker. I beg to move that rule 124 under rule240 may be suspended.

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Rule is suspended. Arshad Ayub Sahib!

قرار دادیں

جناب ارشد ایوب خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب اس سے پہلے کہ میں اپنی کمپلیٹ ریزولیوشن پڑھ کے سب کو سناؤں ہاؤس میں پیش کروں، میں تھوڑا سا بیک گراونڈ اس ریزولیوشن کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کا ایشو ہے، میرا حلقہ جو اسلام آباد، اپر اسلام آباد جس کو اپر خانپور ہم کہتے ہیں کھنیال سے آگے کا جو ایریا ہے، یہ اس علاقے کا ایشو ہے، ادھر کافی سارے رقبے پہ ہمارے Reserved forests ہیں جس کو Protected forest بھی آپ کہتے ہیں اور کافی سارے رقبے پہ گزارہ فارسٹ ہے گزارہ فارسٹ اس میں اس کی Difference کرنا بہت ضروری ہے Reserved forest جو ہوتا ہے وہ جس طرح ہم سب کو پتہ ہے وہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کی اپنی ملکیت ہوتی ہے، گزارہ فارسٹ عام لوگوں کی زمینیں ہوتی ہیں جو Agreement کے تحت فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کو دی جاتی ہیں تاکہ اس کی Sustainable development کی جائے اور اس کے فارسٹ کا جو ان کا پالیسی آرڈیننس ہے اس میں اس کا ذکر بھی ہے قوانین بھی ہیں کہ جو بھی آمدن گزارہ فارسٹ سے آئے گی 80 فیصد اس کا شیئر جائے گا لوکل کمیونٹی کو اور بیس پرسنٹ جائے گا To the forest department مگر اس طرح یہ نہیں ہو رہا ابھی میں اپنی مین ریزولیوشن کی طرف آتا ہوں جناب سپیکر۔

یہ کہ 1872 میں محکمہ جنگلات نے سب ڈویژن کھنیال میں مالکان اور محکمے کے درمیان واجب الارض کے تحت ایک رضاکارانہ طور پہ معاہدہ کیا تھا جس کو فارسٹ آرڈیننس 2002 کی شق 40 اور (4) 37 کے تحت جنگلات کو گزارہ فارسٹ قرار دینے کے لئے Denotify کرنے کا اختیار بھی حاصل ہے جس کی رو سے ان گزارہ فارسٹ کی حدود متعین کرنا لازمی تھا جو کہ محکمہ جنگلات نے تاحال نہیں کی۔ مزید برآں مالکان کو یہ اختیار بھی دیا گیا تھا کہ اگر وہ چاہیں تو اس معاہدے سے کسی بھی وقت نکل سکتے ہیں اور بعد ازاں یہ ان پر لاگو نہیں ہوگا۔ لیکن ان تمام حقائق کے باوجود محکمہ جنگلات مالکان کو تجاوزات کے نوٹس بھیج رہی ہے۔ اس لئے یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ کوئی بھی کارروائی کرنے سے

پہلے محکمہ جنگلات پہلے حدود کے تعین کے لئے حد بندی کرے اور اگر مالکان آرڈننس ہذا کے تحت اس معاہدے سے نکلنا چاہیں تو ان کو یہ حق دیا جائے اور کمیونٹی کے ساتھ معاملات کو خوش اسلوبی اور افہام و تفہیم سے حل کیا جائے۔

سپیکر صاحب! میری گزارش یہ ہے اس علاقے میں جو گزارہ فارسٹ ہے اس کی حد بندی نہیں ہوئی ہوئی اگر حد بندی کسی ایریا کسی علاقے کی نہیں ہوئی ہوتی تو کس طرح تجاوزات Establish آپ کر سکتے ہیں۔ تو میری یہی گزارش ہے سپیکر صاحب، ایک تو ریزولیوشن میں نے ادھر پیش کی ہے ان شاء اللہ مجھے امید ہے یہ موو بھی ہو جائے گی، Accept بھی ہو جائے گی اور Further میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ بڑا پیچیدہ معاملہ ہے اس کو کمیٹی کی طرف ریفر کیا جائے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ارشد ایوب صاحب! یہ میرے خیال سے آپ کی جوائنٹ ریزولیوشن ہے جو ایم پی ایز آپ کے ساتھ اس میں اور ہیں اگر ان کے نام لے لیں تو جوائنٹ ریزولیوشن ہے آپ کی۔

<u>جناب ارشد ایوب خان</u>: یہ کچھ نے نام نہیں لکھے، حلقوں کے نام لکھے ہیں بابر سلیم خان سواتی PK-31 نصیر اللہ خان وزیر صاحب PK-114، ہمایون خان PK-14، وقار احمد خان PK-7، فیصل زمان صاحب PK-42، ایم پی اے صاحب PK-17 اور میاں شرافت خان Swat 1 PK-2۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: اس کو آپ کمیٹی میں ریفر کرنا چاہتے ہیں یا As a قرارداد پاس کرنا چاہ رہے اس کا؟

<u>جناب ارشد ایوب خان</u>: قرارداد تو میرا فرسٹ آپشن ہے سپیکر صاحب، اگر وہ ہو جائے اسی کے لئے میں نے یہ ٹیبل کیا ہے اور میں یہ چاہتا ہوں Further اس میں Clarification کے لئے کمیٹی جس طرح اگر۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نہیں میرا مطلب اگر آپ کمیٹی میں کرنا چاہتے ہیں پھر تو قرارداد نہیں ہے پھر آپ کمیٹی کے لئے ریکویسٹ کریں کہ کمیٹی کو اور پھر یہ قرارداد پھر کمیٹی کو ریفر ہو گی، قرارداد پھر کمیٹی کو ریفر ہو گی، پاس کرنے کے لئے نہیں ہو گی پھر یہ مطلب یہ قرارداد کمیٹی کے لئے۔۔۔۔۔

<u>جناب ارشد ایوب خان</u>: میں سمجھتا ہوں اس پہ آپ قرارداد فی الحال میری۔۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Concerned Minister, to respond, Sultan Sahib!

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر، یہ اس کے اوپر میری اسمبلی سے پہلے بھی آنریبل ممبر سے ڈسکشن ہوئی ہے اور یہ بڑا Important مسئلہ ہے جی کیونکہ چونکہ یہ تاریخی قانون سازی بھی ہوئی اور

ہمارے صوبے کے اندر فارسٹ کے جنگلات کے حوالے سے جو مسائل ہیں تو یہ ان مسائل میں سے ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جو حل بھی ہونا چاہیئے اوراس کے اوپر گورنمنٹ کے لیول پر بھی اور اسمبلی کے لیول پر بھی ڈسکشن بھی ہونی چاہیئے اوراس میں سر، یہ ہے کہ Main توان کا مسئلہ یہی ہے کہ گزارہ فارسٹ جو ہے تو جس طرح وہ کہہ رہے ہیں کہ لوکل لوگوں کے ساتھ جو معاہدے ہوئے ہیں توان کو یہ بھی ایک آپشن ہے کہ معاہدے سے وہ نکل بھی سکتے ہیں یہ بھی ہے کہ گزارہ فارسٹ اور ریزرو فارسٹ میں فرق بھی ہے۔ تو میرے خیال میں جی یہ ایک An issue of public interest ہے تو گورنمنٹ بلکہ اس کے اوپر کیبنٹ میں بھی ایک دومرتبہ ڈسکشن ہوئی بھی ہے تواچھی بات ہے اگر ہاؤس کی طرف سے یہ ریزولیوشن بھی آجائے تو میرے خیال میں لوکل لوگ جو وہاں پر ہیں جن کا گزارہ فارسٹ کے ساتھ تعلق ہے تو میرے خیال میں اچھی بات ہے جی Government will not oppose it۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: اس پہ یہ ریزولیوشن پاس کر لیتے ہیں اس پہ جب ڈیپارٹمنٹ اپنا کام شروع کر دے گی پھر اس پہ آگے دیکھیں گے کیا ہوتا ہے جی۔ Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

شگفتہ ملک صاحبہ! شگفتہ ملک صاحبہ، قرارداد، جی کون میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ نے کہا تھا کہ میں جارہی ہوں ان کی جگہ آپ کون، کر رہا ہے نعیمہ کشور صاحبہ کر رہی ہیں نعیمہ کشور صاحبہ!

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب! ہر گاہ کہ یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ کشمیر پر بھارتی قبضے کے 73 سال مکمل ہو چکے ہیں اور آج مورخہ 27 اکتوبر کو دنیا بھر کے کشمیری یوم سیاہ منا رہے ہیں۔ کشمیر پر بھارت کے ظلم و ستم اور جارحیت کی داستان اور آج یوم سیاہ کے دن ہی چھوٹے بچوں کے مدرسوں میں دھماکہ، پشاور میں جو دھماکہ ہوا ہے جس میں کئی بچے شہید اور زخمی ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ پوری دنیا کو معلوم ہے کہ یہ گھناؤنا اور بہیمانہ حرکت ہمارے ملک دشمن عناصر کا ہی ہیں۔ لہذا اس ایوان کی وساطت سے ہم بھارت دہشگرد کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم اپنے ملک و قوم، افواج پاکستان اور تمام قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ اور

اپنے ملک کی بقاء، عزت اور تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور اس یوم سیاہ کے دن پر یہ ایوان بھارت کے کشمیر پر غاصبانہ قبضے اور بھارت کے آئین میں ترمیم سلامتی کونسل کے قرار کی نفی ہے۔ لہذا سلامتی کونسل اس پر ایکشن لے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم! یہ بھی جوائنٹ ریزولیوشن ہے اگر آپ ممبرز کے نام لے لیں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> ممبرز میں سردار یوسف صاحب ہیں، نگہت اورکزئی صاحبہ کی قرارداد ہے، فضل شکور صاحب ہیں، شگفتہ صاحبہ ہیں اور نعیمہ کشور، سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سلطان محمد خان صاحب! کون Respond کرے گا جی میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member,may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

(Interruption)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم! د دوئ نه پس تا سو له د رکومه۔ جی همایون خان صاحب! همایون خان صاحب!

رسمی کارروائی

<u>جناب ہمایون خان:</u> جناب سپیکر صاحب! آج میرے حلقے میں چکدرہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے بالکل چکدرہ تھانے کے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، آج سے چار دن پہلے ایک چھوٹی بچی حریم شاہ نام تھا اس کا، دو سال اس کی عمر تھی، اپنے گھر سے لاپتہ ہو کر قریب ہی ایک پہاڑی میں آج چار دن بعد اس کی لاش تشدد کر کے پائی گئی ہے میرے کہنے کا مطلب یہ ہے سر، یہ کہ واقعات بار بار ہوتے رہے ہیں اور یہ خواہ نوشہرہ میں ہوں، چارسدہ میں ہوں، مردان میں ہوں، مانسہرہ میں ہوں، دیر میں ہوں، یہ واقعات روز بروز بڑھتے جارہے ہیں اس کے لئے جو کمیٹی بھی بنی تھی وہ میرے خیال میں اسی کمیٹی میں میں بھی ممبر تھا اور بھی لوگ ممبر تھے، اس کا کام بہت سست جارہا ہے۔ اگر اسی قانون سازی کو جلد از، جلد ہمارے وزیر قانون صاحب تو چلے گئے ہیں اس کو جلد از جلد ٹیبل پہ لایا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ میں ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بہت سے قوانین پہلے سے بھی موجود ہیں، قتل کے ہوں، ڈکیتی کے ہوں جتنے بھی ہوں مگر اس کے لئے جو Execution کے ادارے ہیں خواہ پولیس ہوں اور بھی ہیں، وہ اصل طریقے سے کام نہیں

کر رہے ہیں۔ اگر ایک بھی قاتل کو یا ایک بھی مجرم کو سر عام پھانسی دی جائے، عبرتناک سزا دی جائے تو میرے خیال میں یہ باتیں بالکل ختم ہو سکتی ہیں ہم آج کل اس چیز میں پڑے ہوئے ہیں کہ فلاں قانون پہ یورپی یونین خفا ہو گا United Nations خفا ہو گا، آج کل ہمارے نبی مہربان ﷺ کی شان میں جو گستاخی ہو رہی ہے اس پہ ہماری پوری مسلم دنیا جتنی بھی پریشان ہے، اس میں وہ لوگ پریشان تو نہیں ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ہماری اپنی Territory کے اندر اس میں کوئی قانون سازی کر لیں خواہ جو بھی اس پہ خفا ہوں مگر اللہ راضی ہو اس کے لئے میری عرض ہے کہ میرے تمام ساتھی آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ اس کے لئے جتنی بھی عبرتناک سزائیں دی جائیں اس کی لاش آج پشاور کو ڈی این اے کے لئے لا رہے ہیں، پولیس ان کے ساتھ ہے شاید اس کے Child abuse میں آتا ہو یا نہ ہو۔ مگر اس طرح چھوٹی بچی اگر دو سال کی بچی کو قتل کیا جاتا ہے تو اس کا ہمارے معاشرے پر کیا اثر ہو گا؟ اس علاقے میں آج بالکل ایک پریشانی ہے لوگ نکل رہے ہیں سڑکوں پر نکل رہے ہیں۔ ہم قانون سازی بھی نہیں کر سکتے اور قانون سازی کر بھی لیتے ہیں تو اس پر عمل ذرا بھی نہیں ہوتا اس لئے ہمارے پولیس والے لوگ، ہمارا پولیس کا ادارہ جو پہلے سے بہت اچھا تھا مگر ابھی اس کی کارکردگی میرے خیال میں خراب ہو رہی ہے کوئی عبرت ناک سزا نہیں دی جا رہی ہے، اس کے لئے میری عرض ہے کہ لاء منسٹر صاحب اور آپ سب ایوان اس کے لئے ہماری اور اپنے بچوں کے لئے، اپنے مستقبل کے لئے کچھ قانون سازی کریں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ہمایون خان صاحب! آپ نے خود کہا کہ آپ اس کمیٹی کے ممبر تھے اس پر کام کیا گیا ہے لیکن سست روی ہے اور آپ گورنمنٹ کا حصہ ہے تو مطلب یہ تو آپ کی اپنی Responsibility ہے کہ آپ اپنے گورنمنٹ کے منسٹرز صاحبان سے، لاء منسٹر صاحب کے ساتھ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھیں اور جلد از جلد اس کو Finalize کریں کیونکہ یہ جو واقعات ہو رہے ہیں یہ ہم سب کے لئے ایک تشویش کا باعث ہیں، جو بچوں کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ تو میں یہاں سے یہ ہدایت دیتا ہوں کہ لاء منسٹر صاحب اور آپ سب بیٹھیں اور اس کے لئے جلد از جلد کوئی سخت سے سخت قانون لیکر آئیں جی۔ شگفتہ ملک صاحبہ۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: ډیره مننه سپیکر صاحب، یو ډیره مهمه نکته آئینی هغې حوالې سره به خبره کوم۔ سپیکر صاحب! په 2010 چې کښې کوم Eighteenth Amendment وو جی، دا یو ډیره تاریخی کامیابی وه او په دیکښې ټول هغه سیاسی او جمهوری گوندونه چې وو، هغوی په متفقه طور پر باندې دا اتلسم

ترمیم پاس کړے وو او که تاسو اوګورئی نو په دې صوبه کښې زمونږه د ټولو نه غټه کامیابی چې ده د پښتنو دپاره هغه د دې صوبې نوم خیبر پختونخواه وو جی۔ د دې صوبې خیبر پختونخواه په دیکښې تاسو اوګورئی چې مخکښې به خلقو NWFP او شمال مغربی سرحدی صوبه، بدقسمتئ نه زمونږه د صوبې نوم چې دے هغه ورک کړے شوے وو نو دا کریډټ د دې پختونخوا ټولو پښتنو ته ځی، ټولو سیاسی ګوندونو ته ځی چې دا کامیابی مونږ تر لاسه کړه خو د بده مرغه چې دا آئین چې دے، دا قانون چیې دے کله دا مونږه عملی کوؤ نه او دا Implement کیږی نه نو ظاهر خبره ده چې په دغه خلقو کښې بیا مایوسی هم راځی۔ تاسو اوګورئی چې د دې صوبې نوم دے خیبر پختونخوا خو د بد قسمتئ نه چې په کوم فلور باندې زه خبرې کوم په دې اسمبلی کښې هم د شمال مغربی سرحدی صوبه پیډز چې دې هغه تر اوسه پورې موجود دی۔ د دې نه علاوه جی د فنانس ډیپارټمنټ چې مونږ ته آفیشل بریفنګ راکولو په هغې کښې هغهKPK لیکلی کیږی د دې سره سره تاسو اوګورئې چې په دې صوبه کښې څومره ګاډی دی، په هغی باندې تاسو اوګورئی چیې په هغې لیکلی شوی وی KPK۔ زه په دې نه پوهیږم جی چې دا د دې حکومت ذمه واری ده چې دوئی په هر ځائې کښے د آئین او د قانون خبره کوی خو که مونږ بیا دا خبره اوکړو چې دلته کښې د دې صوبې نوم چې دا خیبر پختونخوا دے نو پکار دا ده چې دا د عملی کړے شی بل زه دا درخواست کوم چې که تاسو دا لیکې KPK نو بیا خو د دې نه مخکښې هم تاسو لیکلو بیا خو څه فرق نه پریوځې نو دا پکار ده چې په دې باندې عملی، او که په دې عمل نه کیږی نو په دے زما Already ما کال اټنشن هم جمع کړے دے او د هغې ډیپارټمنټ خلاف دې سخته کارروائی اوشی او خاصکر زه د ایکسائز ډیپارټمنټ خبره کوم چې دا ګاډی کوم دی، په دې باندې تاسو اوګورئ تاسو تیریږئ په لاره چې دا KPK چې دے د دې مطلب څه دے؟ ډیره مننه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میډم، میډم تاسو خبره اوکړله۔ ہمایون خان تاسو نمبر تیر کړلو لږ کینئې جی زه، جواب ورکړم Reply اوکړم۔ مطلب داسے نه ده چه تاسو Cross talks اوکړے کینے جی تاسو کینے جی۔ میډم زه چې ہمیشه چیئر کوم نو زه

همیشه تاسو ته وائمه چې خیبر پختونخواه وائې جی او دا باقاعده د دې ځائې نه رولنګ ورکړے شوے دےډائریکشنزورکړے شوی دی ټول ډیپارټمنټس ته چه تاسو به کمپلیټ خیبر پختونخوا لیکې او اوس اوس یونوټیفکیشن هم ګورنمنټ جاری کړے دے چې په هغے کښې باقاعده وئیلې شوی دی چې تاسو به KP هم نه وائې,تاسو به کمپلیټ خیبر پختونخوا وائې او چې څوک KP وائی نو د هغوی خلاف به ایکشن اخستلې کیږی۔ دا تاسو چې دKPK ذکر کوې دا په زړو ګاډو باندې کوم چې خلقو پرائیویټ نمبرې کومې جوړې کړی دی، په هغې لیکلی شوے دے خو زه ایکسائز ډیپارټمنټ ته هم ډائریکشن دا ورکومه چې په کومو ګاډو باند ې چا KPK لیکلې دےد دوئی خلاف دایکشن واخستې شی او دا پوره خیبر پختونخواه، KP د هم نه لیکلې کیږی، پوره خیبر پختوا د لیکلی کیږی۔ زه تمام آنریبل ممبرز ته هم دا ریکویسټ کوم، تمام آنریبل ته هم ریکویسټ کوم چې اکثر زه د خپل آنریبل ممبرز نه اورمه چې هغوی KPK وائی نو چې تاسو آنریبل ممبرزKPK وائې نو خواه مخواه عوام به هغه کوی۔ نو تاسو ته هم ریکویسټ کوم چې دا دوئی ډیره Important نکته اوچته کړې ده چې په دې باندې تاسو کار اوکړئی جی۔ نصیر محمد خان صاحب۔ نصیر محمد خان صاحب۔ نصیر محمد خان صاحب۔

<u>جناب نصیر محمد خان</u>: تهینک یو سپیکرصاحب، ډیره مننه تاسو ټائم راکړلو او زماMain چې کومه ایشو ده سر دا درې څلور ورځې اول زمونږ د فنانس کمیټی سره میټنګ وو نو فنانس کمیټی کښې د یو خبرې نه خبر شوم چې څومره Merged districts چې کوم دی، په دغې زمونږه ډسټرکټ هیډکواټر هسپتالونه چې کوم دی، دوئی وائی چې دا مونږه په پی پی پیز باندې مخکښې لکه Outsource کوؤ لګیا یو۔ نو مونږ ته لږ داسې محسوس شوله چې که دومره دومره غټې غټې پالیسئی جوړیږی، پکار ده کنه چې مونږ هم په دې پالیسیانو کښې ناست وے او Example به دا درته Show کړم چې زما په وزیرستان، ساؤتھ وزیرستان کښې تحصیل هیډ کواټر هسپتال شولام ورته وائی، شولام کښې یو هسپتال دے، هغه مونږه پی پی پی باندې ورکړے دے خو د هغې ریزلټ دغه پوزیشن دے کنه چې دوئی کوم ایډورټائزمنټ کړے وو چې سینیئر سینیئر ډاکټران ورله راغلی دی د

چائنا او د ویت نام والا ډاکټران چې په Low pay باندې دی پیکج باندې ورسره ورسره زمونږه هلته چې کومې دوایانې دی، هغه هم خرڅیږی، نه د حکومت احسان منلې کیږی الټا مونږ ته د هغې ہستال نه څه فائده هم نشته دے۔ دوئی مونږ ته دا بهانه کوی چې لکه په دغې کبنې او پی ډې چې کومه ده ډیړه سو دوسو Daily ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نصیر خان صاحب!یو خبره کومه جی تاسو د گورنمنټ سائيډ يئ او زما خیال دے غالباً Concerned Minister شته هم نه جی، فنانس منسټر هم نشته دے او د هیلته منسټر هم نشته دے نو که تاسو، هغوی سره دا خبره د هغوی چیمبر کبنې اوچته کړئی نو بنه خبره به وی نو تاسو ته به Respond کوی چونکه د گورنمنټ سائیډ نا فنانس منسټر شته دے او نه ہیلته منسټر شته دے نو څوک به Respond کوی جی۔

جناب نصیر محمد خان: مونږ داسې کنه لکه ما سلطان صاحب سره خبره اوکړه، دا اووئیل نو وئیل ئې چې تاسو ئې رامخکبنې کړئی او بیا هیلته کمیټی ته ئې راوړئی نو هیلته کمیټئی ته ئې کړئ چې دا بریفنګ دوئ مونږ له راکړې چې پی پی پی باندې۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نصیر خان د دې دا طریقه نه وی چې تاسو ئې هیلته کمیټئ ته ډائریکټ وړئ د دې بنه Proper طریقه کار دے یاکال اټینشن راوړئ یا تاسوکوئسچن راوړئ سوال راوړئ نو په هغې باندې خبره اوشی یا داسې خو نشی کیدې چې تاسو په پوائنټ آف آرډر باندې ئې کمیټئ ته، نه جی دا طریقه کار نه دے، تاسو Proper طریقه کار اپناؤ کړئ او په هغې طریقه کار باندې راشئ۔ *سردار یوسف صاحب! جی آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟*

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں نے بھی قرارداد جمع کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قرارداد کا جی میں نے آپ کو کہا تھا Proper طریقے سے لے آئیں۔ لاء منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

سردار محمد یوسف زمان: جی میں نے Proper طریقے سے پہلے سے جمع۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں اگر آپ جمع کر دیں باقاعدہ اس کو ایجنڈے (مداخلت) جب جمع کیا ہے تو Proper ایجنڈے پر آجائے گا ان شاء اللہ۔ ایجنڈے پر آئے گا پھر آپ کو دے دوں گا۔ اگر آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ بات کرنی ہے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک دو منٹ بات کر لیں پوائنٹ آف آرڈر پر اور قرارداد آپ کا Proper ایجنڈے پر آئے گا۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! میں اس لئے تقریباً دس دفعہ پہلے آپ سے بھی تقریباً دو تین مرتبہ ملاقات کی اور یہ 2020-07-13 کو قرارداد جمع کی، اس کے بعد کئی دفعہ آپ کو بھی اور لاء منسٹر ابھی آپ نے کہ لاء منسٹر سے بات کریں، انہوں نے کہا جی پیش کریں۔ اب مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ اس کے باوجود میری قرارداد کیوں پیش نہیں کرنے دی جاتی حالانکہ Proper channel یہ Admit ہوئی ہے میری، 2020-07-13 کو Admit ہوئی ہے اور نوٹس، آفس کا نوٹس بھی آیا ہے اور اس کے بعد دو تین دفعہ چار دفعہ میں اس اسمبلی میں اٹھا ہوں، میں یہ قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں اس میں رکاوٹ کیا ہے؟ اگر آپ نہیں پیش کرنا چاہتے ہیں تو مجھے بتادیں۔ کرنے نہیں دیتے تو مجھے بتادیں اور اس کے ساتھ ہی ابھی چونکہ آپ سے میں نے بات کی، آپ نے کہا کہ لاء منسٹر سے، سلطان خان سے بات کریں، میں نے ان سے بھی بات کر دی اور پھر آپ کو بھی دے دی۔ جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کیا وجہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ کی قرارداد۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تمام ابھی تو دیکھیں بزنس ختم ہو گیا ہے، Order of the day complete ہو گیا ہے، تمام ہمارے آنریبل ممبرز یا منسٹرز صاحبان چلے گئے ہیں تو مطلب اس وقت آپ اپوزیشن کے تمام ممبران اگر اٹھیں گے اور قرارداد پیش کریں گے تو یہ نہیں ہو گا اب اس طرح۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ طریقہ کار یہ نہیں ہے۔ میں گورنر خیبر پختونخوا کا فرسادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں۔

"In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Shah Farman, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the session of the Provincial Assembly of Khyber

Pakhtunkhwa shall stand prorogued on Tuesday 27th October, 2020, after conclusion of it's Business till such date as may hereafter be fixed."

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)